188476

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۹۵ دی۔۲۳۲ل Accession No.

Author قیاص الدین

Title بزم آخر

This book should be returned on or before the date last marked below.

بزم آخر

یعنی

شہر دہلی کے آخیر بادشاہوں کا طریق معاشرت

جسمیں بطور مکالمہ ابو نصر معین الدین محمد اکبر شاہ ثانی کے زمانہ سے ابو ظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے ظاہر و مخفی برتاؤ، عادتیں، رسمیں، خانگی معاملات، طرز معاشرت، دربار اور سواری کے قاعدے، جشن اور نذروں کے قرینے، میلوں کے رنگ، تماشوں کے ڈھنگ، امروعلی میں صلہ کے قاعدے، زنانہ میلوں میں عورتوں کی بات چیت، مع تصاویر سواری و درباروں کے متعلق نہایت ضروری حالات

مرتبہ منشی فیاض الدین صاحب مرحوم

سنہ ۱۹۲۰ء

بار سوم

خاکسار تدبیر حسین نے اپنی فرمایش سے

رحمانی پریس دہلی واقع گڑھیا میں چھپکر شائع ہوئی

قیمت عام عہر — روسا وامراء سے عار — والیان ملک سے عہر — محصول علاوہ

بزم آخر

CHECKED. 1951

Checked 1969

۹۵۱۶۰۲۲۷

یعنی

۱۶۰۹

دہلی کے دو اخیر بادشاہون کا طریق معاشرت

Checked 1969.

رباعی

Checked 1978

صبح عشرت کی شام ہوتی ہے	بزم آخر تمام ہوتی ہے
ہان اجل آج آجوانا ہے +	انجمن اختتام ہوتی ہے

یون تو خود ہی دنیا ایک عبرت نامہ ہے جو صبح و شام کی رنگ برنگی سے ہر وقت اور ہر روز زمانہ کا انقلاب دکہاتی رہتی ہے۔ لیکن بعض عبرتین ایسی بھی ہوتی ہین کہ اُن سے صاحب ہوش ہوش پکڑتے اور اپنی آیندہ بہتری و بدتری کا شگون لیتے ہین۔ نہین نہین بلکہ دنیوی واقعات کو کامل اور سچی پیشین گوئی تصور فرما کر اُسی سے ہونہار نتیجے نکالتے رہین چنانچہ جنکی طبیعتون مین خدائے تعالی نے یہ صلاحیت اور جوہر لطیف پیدا کیا ہے وہ کھیل مین سے بھی ایک نہ ایک کام کی بات حاصل کر لیتے ہین بقول سعدی شیرازی علیہ الرحمتہ۔

Checked 1975

قطعہ

نگوئید از سر بازیچہ حرفے	کزاں پندے نگیرد صاحب ہوش
وگر صد باب حکمت پیش ناداں	بخوانند آیدش بازیچہ در گوش

چونکہ بقا ذات باری کے واسطے مخصوص اور فنا ہمارے لیئے ہر دم موجود ہے اس لئے مناسب ہے کہ زمانہ کتاب انقلاب کے جو جو ورق اُلٹتا جائے ہم اُس کی ایک ایک نقل اپنے عبرت اور گذشتہ واقعات کی کیفیت معلوم کرنے کی غرض سے اپنے پاس رکھتے جائیں تاکہ ہمیں زمانہ گذشتہ اور آئندہ سے ہر گھڑی ترقی و تنزل کا سبق ملتا رہے اور ہم اپنے اِس چند روزہ عروج پر حد سے زیادہ نازاں نہوں - بلکہ اُن امور کی اصلاح مین کوشش کرین جنھون نے پچھلون کو کہین کا نہ رکھا اور اگلون کے ساتھ بھی شاید ویسا ہی سلوک کرین پس اس لحاظ سے اگر ہم شاہان دہلی کے دو اخیر بادشاہون کے طریق معاشرت کا ہو بہو ذکر لکھین جس کے سننے کو ہماری آئندہ نسلون کے کان ہمیشہ ترستے اور آنکھین دیکھنے کو پھڑکتی رہین گی تو کچھ بیجا نہین اِن کی قوم کے واسطے بھی ایک عمدہ اور دیرپا یادگار ہے - کیونکہ ابھی تک تو بعض بعض اپنی آنکھون سے دیکھنے اور بزرگون سے سننے والے آدمی موجود ہین

پھر وہ کہاں اور ہم کہاں؟ کوئی دن کو یہ خواب وخیال ہو کر مٹ جائے گا۔

لہذا مالکان مطبع ارمغان نے یہ کام منشی محمد فیض الدین صاحب ملازم قدیم جناب والاخطاب صاحب عالم وعالمیان مرزا محمد ہدایت افزا عرف مرزا الٰہی بخش صاحب مغفور ومبرور شہزادہ دہلی کے جنھوں نے بچپن سے قلعہ معلےٰ مین ہوش سنبھالا اور شہزادۂ ممدوح کی خدمت مین رہ کر بہت کچھ واقفیت پیدا کی تھی سپرد کیا اور خود بھی صرف کثیر کے علاوہ ہر قسم کی مدد پہنچائی چنانچہ ایک عرصہ مین یہ سارا سامان مع نقشہ سواری ودربار ونقول مواہیر وغیرہ جمع ہو کر دہلی کی بزم آخر تیار ہوئی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ مصنف مذکور نے مکالمہ کے طور پر سارا بیان لکھ کر ایک ایسی پر اثر تصویر کھینچدی ہے کہ جس سے ہر ایک پڑھنے والا گویا اُسی جگہ بیٹھا ہوا معلوم ہوتا۔ اور ایک ایک بات کو اپنی آنکھ سے دیکھ رہا ہے۔ اگر محل سرائے کا ذکر ہے تو وہی بیگمات کی زبان موجود ہے اور جو دربار کا موقع ہے تو وہی درباری گفتگو ہو رہی ہے۔

درحقیقت واقعات کا اس طرح پر بیان کرنا انھین کا حصہ ہے یا ہمارے صاحب عالم بہادر مرزا سلیمان شاہ صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ یادگار حضور مغفور کی زلہ ربائی کا تصدق۔

اس اخیر بزم مین حضرت ابو نصر معین الدین اکبر شاہ ثانی کے زمانے سے لے کر ابوظفر سراج الدین محمد

بہادر شاہ

اخیر بادشاہ دہلی کے عہد تک روزمرہ کے کل برتاؤ۔ عادتین رسمین۔ خانگی معاملات۔ دربار اور سواری کے قاعدے جشن اور اندرون کے قرینے۔ زنانہ اور مردانہ میلون کے رنگ۔ تماشون کے ڈھنگ۔ تخت نشینی اور مرنے کی کیفیت وغیرہ نہایت شرح و بسط کے ساتھ درج ہے۔ چنانچہ مضامین ذیل سے ان کل باتون کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

یہ کتاب مصنف نے ہندوستان کے نامی رئیسون خاندانی اور شریف لوگون کے کتب خانون مین رکھے جانے کی غرض سے نہایت عمدہ کمال صحت سے چھاپی ہے۔ اس لئے تمام اہل مطابع کی خدمت مین التماس ہے کہ وہ اس کے چھاپنے یا دوسری طرز پر کر لینے کی

جرأت نہ فرمائین ورنہ حکام وقت کی تکلیف دہی اور اپنی سرگردانی کا آپ سبب ہون گے فقط ۔

فہرست مضامین بزم آخر

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱	دیباچہ از جانب مطبع شروع مین	۲
۲	فہرست مضامین	۶
۳	محل کا حال (رات)	۹
۴	صبح کا حال	۱۰
۵	محل کی سواری	۱۱
۶	طعام خاصہ	۱۲
۷	کھانون کے نام	۷
۸	شب کا وقت	۱۷
۹	روزمرہ کی سواری	۱۸
۱۰	عدالت کا دربار و نقوش مواہیر شاہی	۲۰
۱۱	جلوس کی سواری	۲۱

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۱۲	جشن	۲۷
۱۳	توڑے بندی	〃
۱۴	مہانداری	۲۸
۱۵	رتجگہ	۳۰
۱۶	صحنک	۳۵
۱۷	جشن کا دربار	۳۶
۱۸	محل کا دربار	۴۱
۱۹	نوروز	۴۴
۲۰	محرم	۴۶
۲۱	آخری چہار شنبہ	۵۰
۲۲	بارہ وفات	۵۲
۲۳	عرس حضرت خواجہ قطب الدین قدس سرہ	۵۳
۲۴	حضرت غوث الاعظم کی گیارہوین	۵۴
۲۵	حضرت نظام الدین اولیاء قدس سرہ کی سترہوین	۵۵
۲۶	مدار کی چھڑیان	۵۸
۲۷	خواجہ صاحب کی چھڑیان	۵۹

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ
۲۸	رجب	۶۰
۲۹	شب برات	۶۱
۳۰	رمضان	۶۳
۳۱	الوداع	۶۸
۳۲	عیدالفطر	۷۰
۳۳	عیدالضحےٰ	۷۱
۳۴	سلونو	۷۳
۳۵	دسہرہ	۷۵
۳۶	دوالی	۷۶
۳۷-۳۸	ہولی - جھروکون کا زنانہ	۷۷
۳۹	باغ کا زنانہ	۸۱
۴۰	پھول والون کی سیر	۹۴
۴۱	بادشاہ کا جنازہ	۱۰۳
۴۲	ولیعہد کا جنازہ	۱۰۵
۴۳	پھول	۱۰۶
۴۴	تقریظ	۱۱۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل سیروا فی الارض ثم انظروا

اللہ اکبر

چمن کے تخت پر جس دن شہ گل کا تجمل تھا	ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
خزان کے دن جو دیکھا کچھ نہ تھا جز خار گلشن مین	بتاتا باغبان رو رو یہان غنچہ یہان گل تھا

بادشاہ کے محل کا حال ؏

رات

دیکھو! بادشاہ محل مین سکھ فرماتے ہین چپی والیان چپی کر رہی ہین باہر قصہ خوان بیٹھا داستان کہہ رہا ہے۔ ڈیوڑھیان ماموُر (بند) ہین اندر حبشنیان (قوم ولایت) ۔ ترکنیان (قوم ولایت) ۔ قلماقنیان (قوم ولایت) پہرے دے رہی ہین۔ باہر حبشی قلار (عہدہ) ۔ دربان ۔ مردھے (سردار پیادہ) ۔ پیادے ۔ سپاہی پہرے چوکی سے ہشیار ہین نواب چار گھڑی رات باقی رہی ۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی دہن سے چلی

صبح

چلمچی آفتابے والیون نے زیرانداز بچھا چلمچی آفتابہ لگایا۔ رومال خانے والیان۔ رومال۔ پاؤن پاک۔ بینی پاک لیئے کھڑی ہین۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ سب نے مجرا کیا مبارکباد دی۔ طشت چوکی پر گئے۔ پھر وضو کیا۔ نماز پڑھی وظیفہ پڑھا۔ اتنے مین توشہ خانے والیان کمخاب کا دست بقچہ لے کر حاضر ہوئین۔ پوشاک بدلی۔ دیکھو توجسولنی کیسے ادب سے ہاتھ باندھے عرض کر رہی ہے۔

جہان پناہ! حکیم جی حاضر ہین۔ حکم ہوا ہون! یعنی بلاؤ۔ ایلو وہ پردہ ہوگیا۔ آگے آگے جسولنی پیچھے پیچھے حکیم جی منہ پر رومال ڈالے چلے آتے ہین۔ مجرا کیا۔ نبض دیکھی۔ رخصت ہوئے دواخانے مین سے تبرید کمخاب کے کُگنے مین کسی ہوئی۔ اوپر مہر لگی ہوئی آئی۔ دواخانے والی نے سامنے مہر توڑ تبرید بادشاہ کو پلائی۔ بھنڈے خانے والیون نے بھنڈہ تازہ کر کارچوبی زیرانداز بچھا۔ چاندی کے تاش مین لگا دیا۔ کٹوری تیار کر بھنڈے پر رکھ دی۔ بادشاہ نے بھنڈا نوش کیا محل کی سواری کا حکم دیا

محل کی سواری

کہاریان ہوادار لائین - بادشاہ سوار ہوئے - دیکھو اردابیگنیان
مردانے کپڑے پہنے - سر پر پگڑی - کمرین دوپٹے باندھے - جریب
ہاتھہ مین لیئے ہوئے - اور حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان جریب
پکڑے تخت کے ساتہ ساتہ ہین - خواجہ سرا موسچھل کرتے جاتے
ہین - جسولنیان آگے آگے ہاتھہ مین جریب لئے پکارتی جاتی ہین
خبردار ہو خبردار ہو - درگاہ مین سواری آئی - سلام کیا فاتحہ
پڑھی - جواب سواری پھر کر آئی - بیٹھک مین داخل ہوئی -
بادشاہ تیک پر بیٹھے - ملکہ دوران اپنی سوزنی پر - اور سب بیویان
گول تکیہ — بادشاہ کی معزز بیوی
حرین اپنے اپنے درجے سے داہین طرف بیٹھین - شاہزادے شاہزادیان
اور بیگمات بائین طرف بیٹھین جسولنیان خواجے باہر کی عرض و
معروض بادشاہ سے کر رہی ہین حکم احکام جاری ہو رہے ہین عرضیان
دستخط ہو رہی ہین - لو اڈیڑھ پہر دن چڑھا - خاصے کی داروغہ نے
عرض کیا - کرامات خاصے کو کیا حکم ہے ؟ حکم ہوا اچھا جسولنی نے
خاصے والیون کو آواز دی - بیویو خاصہ لاؤ نعمت خانہ تیار کرو -

مکیون کے لئے لکڑی کا کٹگھرا کرتے تھے اسپر مین بچھواتے تھے -

خاصہ

کہاریان - کشمیرین دوڑین - دیکھو! ہنڈکلیا - چھوٹے خاصے بڑے خاصے کے خوان سر پر لئے چلی آتی ہین - خوانون کا تار لگ رہا ہے - ایلو! خاصے والیون نے پہلے ایک سات گز لمبا تین گز چکلا چمڑا بچھایا اوپر سفید دسترخوان بچھایا - بیچون بیچ مین دو گز لمبی ڈیڑھ گز چکلی - چھ گز اونچی چوکی لگا - اس پر بھی پہلے چمڑا پھر دسترخوان بچھا - خاص خوراک کے خوان مہر لگے ہوئے چوکی پر لگا خاصے کی داروغہ سامنے ہو بیٹھی اس پر بادشاہ خاصہ کھائین گے باقی دسترخوان پر بیگماتین - شاہزادے شاہزادیان کھانا کھائین گی - لو اب کھانا چنا جاتا ہے -

کھانون کے نام

چپاتیان - پھلکے (پتلی روٹی) - پراٹھے (چھوٹی روٹی) - روغنی روٹی - بری روٹی (دال بھری ہوتی ہے) - بیسنی روٹی خمیری روٹی - نان - شیرمال - گاؤدیدہ - گاؤزبان - کلچہ - باقرخانی غوصی روٹی - بادام کی روٹی - پستے کی روٹی - چاول کی روٹی - گاجر کی روٹی - مصری کی روٹی - نان پنبہ (ولایتی) - نان گلزار (ولایتی) - نان قماش (ولایتی)

نان تنکی ـ بادام کی نان خطائی ـ پستے کی نان خطائی چھوارے کی نان خطائی
پتلی وتہری روٹی
یخنی پلاؤ ـ موتی پلاؤ ـ نورمحلی پلاؤ ـ نکتی پلاؤ ـ فالسائی پلاؤ ـ آبی پلاؤ
ایجاد نور جہان
سنہری پلاؤ ـ روپہلی پلاؤ ـ بیضہ پلاؤ ـ اناناس پلاؤ ـ کوفتہ پلاؤ ـ بریانی
پلاؤ ـ چلاؤ ـ سالمے بکرے کا پلاؤ ـ بونٹ پلاؤ ـ شولہ ـ کھچڑی
کشمش پلاؤ ـ نرگسی پلاؤ ـ زمردی پلاؤ ـ لال پلاؤ ـ مزعفر پلاؤ ـ قبولی
طاہری ـ متنجن ـ زردہ ـ مزعفر ـ سونیان ـ من وسلویٰ ـ فرنی ـ کھیر
بادام کی کھیر ـ کدو کی کھیر ـ گاجر کی کھیر ـ کنگنی کی کھیر ـ یاقوتی ـ نمش ـ دودھ
کا دلمہ ـ بادام کا دلمہ ـ سموسے سلونے میٹھے ـ شاخین کھجلے قتلمے
قورمہ ـ قلیہ ـ دو پیازہ ـ ہرن کا قورمہ ـ مرغ کا قورمہ ـ مچھلی ـ بورانی
رائتا کھیرے کی دوغ ـ ککڑی کی دوغ ـ پنیر کی چٹنی ـ سمنی ـ آش
دہی بڑے ـ بیگن کا بھرتا ـ آلو کا بھرتا ـ چنے کی دال کا بھرتا ـ آلو
کا دلمہ ـ بینگن کا دلمہ ـ کریاون کا دلمہ ـ بادشاہ پسند کریلے
بادشاہ پسند دال ـ سیخ کے کباب ـ شامی کباب ـ گولیون کے
کباب ـ تیتر کے کباب ـ بٹیر کے کباب ـ نکتی کباب ـ لوزات کے
کباب ـ خطائی کباب ـ حسینی کباب ـ روئی کا حلوا ـ گاجر کا حلوا
کدو کا حلوا ـ ملائی کا حلوا ـ بادام کا حلوا ـ پستے کا حلوا ـ نگترے
کا حلوا ـ آم کا مربا ـ سیب کا مربا ـ بہی کا مربا ترنج کا

مربا۔کریلے کا مربا۔ رنگترے کا مربا۔ لیموکا مربا۔ اناس کا مربا
کڑھل کا مربا۔ بادام کا مربا۔ گلگوندے کا مربا۔ بانس کا مربا
ان سب قسمون کے اچار۔ اور کیڑے کا اچار بھی۔ بادام کے
نقل۔ پستے کے نقل۔ خشخاش کے نقل۔ سونف کے نقل
مٹھائی کے رنگترے۔ شریفے۔ امرود۔ جامنین۔ انار وغیرہ
اپنے اپنے موسم مین۔ اور گیہون کی بالین مٹھائی کی بنی ہوئین
حلوا سوہن گری کا۔ پپڑی کا گوندے کا۔ حبشی۔ لڈو موتی چور
کے۔ مونگ کے۔ بادام کے پستے کے ملائی کے۔ لوزات مونگ
کی۔ دودکی۔ پستے کی۔ بادام کی۔ جامن کی۔ رنگترے کی فالسے
کی۔ پیٹھے کی مٹھائی۔ پستہ مغزی۔ امرتی۔ جلیبی۔ برفی۔ پھینی
قلاقند۔ موتی پاک۔ دربہشت۔ بالوشاہی۔ اندرسے کی گولیان
اندرسے وغیرہ۔ یہ سب چیزین قابون۔ طشتریون۔ رکابیون
پیالون۔ پیالیون مین قرینے سے چنی گئین۔ بیچ مین
سفلدان رکھدیئے۔ اور پر نعمت خانہ کھڑا کردیا۔ مکھیان دسترخوان
پر نہ آوین۔ مشک۔ زعفران۔ کیوڑے کی بو سے تمام
مکان مہک رہا ہے۔ چاندی کے ورقون سے دسترخوان
جگمگا رہا ہے۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیسدانی چنبیلی کی کھلی صندل کی

تکیون کی ڈبیان - ایک طرف زیر انداز پر لگی - دومال - زانو پوش
دست پاک - بینی پاک - ایک طرف رومال خانے والیان ہاتھون
مین لیے کھڑی ہین - جسولنی نے عرض کیا - حضور خاصہ تیار ہے
بادشاہ اپنی تپک پر چوکی کے سامنے آن کر بیٹھے - داہین
طرف ملکہ دوران - اور بیگماتین - باین طرف شاہزادے
شاہزادیان بیٹھین - رومال خانے والیون نے زانو پوش
گھٹنون پر ڈالدیے - دست پاک آگے رکھدیے - خاصے
کی داروغہ نے خاص خوراک کی مہر توڑ خاصہ کھلانا شروع کیا
دیکھو بادشاہ آلتی پالتی مارے بیٹھے خاصہ کھا رہے ہین بیگماتین
شاہزادے - شاہزادیان - کیسے ادب سے بیٹھی نیچی
نگاہ کیے کھانا کھا رہی ہین - جس کو بادشاہ اپنے ہاتھ سے
الش مرحمت فرماتے ہین کیا سر وقد کھڑے ہو کر آداب بجا کر لیتا ہے -
ایلو اب بادشاہ خاصہ کھا چکے - دعا مانگی پہلے بین پھر کھلی
اور صندل کی ٹکیون سے ہاتھ دھوئے - دسترخوان بڑہایا پلنگ
خانے والیون نے جھٹ پٹ پلنگ جھاڑ جھوڑ - اوقچہ - گبہ چادر
کس کسا تکیے - گل تکیے لگا - تکیہ پوش ڈال - دولائی - چادرہ سنائی
پائنتی لگا - پلنگ آراستہ کیا - بادشاہ خوابگاہ مین

آئے۔ پلنگ پر بیٹھے۔ بھنڈا نوش کیا۔ گھنٹہ بھر بعد آب حیات مانگا۔ آبدار خانے کی داروغہ نے گنگا کا پانی جو صراحیون مین بھرا برف مین لگا ہوا ہے۔ جھٹ ایک توڑ کی صراحی نکال مُہر لگا گیلی صافی لپیٹ خوجے کے حوالہ کیا۔ اُس نے بادشاہ کے سامنے مُہر توڑ۔ چاندی کے ظرف مین نکال۔ بادشاہ کو پلایا دیکھو ا پیتے وقت سب کھڑے ہو گئے۔ جب پی چکے تو سب نے "مزید حیات" کہا۔ مجرا کیا ایلو وہ دو^۱^ پہر بجی۔ بادشاہ پلنگ پر دراز ہوئے۔ خواب گاہ کے پردے چھٹ گئے چپّی والیان چپّی پر آ بیٹھین۔ دیکھو تو اُب کیسی چپ چاپ ہو گئی کیا مجال کوئی ہون تو کر سکے۔

لو اب ڈیڑھ پہر دن باقی رہگیا۔ بادشاہ بیدار ہوئے۔ وضو کیا ظہر کی نماز و وظیفہ پڑھ کے۔ لوگون کی عرض و معروض سُنی کچھ بات چیت کی۔ اتنے مین عصر کا وقت آگیا۔ عصر کی نماز۔ وظیفہ پڑھا دو گھڑی دن رہ گیا چسولنی نے عرض کیا۔ "جہان پناہ! عملہ فعلہ یوزک رکاب حاضر ہی" حکم ہوا "رخصت"۔ جھروکون مین آ بیٹھے چسولنی نے آواز دی

۱ دن کے بارہ بجے ۱۲

خبردار ہو" سپاہیون نے سلامی اتاری - امیر امرا جھروکون کے
نیچے اکھڑے ہوئے - مغرب کی اذان ہوئی - بادشاہ کھڑے ہوگئے مغرب
کی نماز - وظیفہ پڑھا - جھروکون کے نیچے - اور جہان جہان سپاہیون
کے پہرے ہین وردیان بجنے لگین - نقارخانے مین نوبت بجنی شروع
(شام کے وقت سپاہی باجہ بجاتے تھے ۱۲)
ہوئی -

رات ہوئی

مشعلچیون نے روشنی کی تیاری کی جھاڑ - فانوس - فلیتل سوز[1] ایک شاخی
دو شاخی - سہ شاخی - پنج شاخی - پنجیان - مشعل - لالٹینین - روشن ہوئین
چار گھڑی رات آئی - لو وہ روشن چوکی کا گشت طبلہ نفیری بجتی ہوئی
مشعل ساتھ - دیوان عام - دیوان خاص مین سے ہوکر جھروکون
کے نیچے آیا - عشا کا وقت آیا - نماز وظیفے سے فارغ ہوئے ناچ گانے
کی تیاری ہوئی - تان رس خان چوکی کے طائفے حاضر ہوئے - ناچ ہونے لگا
ایلو سازندے قنات کے پیچھے کھڑے طبلہ - سارنگی - تال کی جوڑی
بجا رہے ہین - ناچنے والی بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے - وہ
ڈیڑھ پہر رات کی توپ چلی - دعائین - پھر اسی طرح خاصے کی تیاری
ہوئی - خاصہ کھایا - ٹھنڈا نوش کیا - وہی گھنٹہ بھر پیچھے آب حیات

[1] صحیح فتیلہ سوز ۱۲

مانگا۔ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی۔ آرام فرمایا چھپی۔
لگی۔ داستان ہونے لگی۔ حبشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان پلنگ کے
پھرے پر آموجود ہوئین۔ ڈیوڑھیان مامور ہوگیئن۔ حبشی۔ قلّار
دربان۔ مردھے پیادے سپاہی ڈیوڑھیون پر اپنی اپنی چوکی پھرے
پر کھڑے ہوگئے۔ حکیم۔ طبیب خواص اپنی چوکی مین حاضر ہوئے۔
صبح ہوئی۔ نماز۔ وظیفہ سے فارغ ہو سواری کا حکم دیا۔

روزمرّہ کی سواری

دیکھو! بادشاہ ہواخوری کو سوار ہوتے ہین۔ سواری تیار ہے
بادشاہ برآمد ہوئے۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون
نے جواب دیا۔ اللہ و رسول خبردار ہے۔ سب نے مجرا کیا
چوبدار پکارا۔ کرو مجرا جہان پناہ بادشاہ سلامت۔ کہار
ہوادار لائے۔ بادشاہ سوار ہوئے۔ چرن بردار نے۔ باناتی
زیرانداز مین چرن لپیٹ بغل مین مارے۔ دو خواص تخت روان
کے دونون طرف مورچھل لے کر ساتھ ہوئے۔ اور خواص۔
گشتی دستنبچہ۔ رومال۔ بینی پاک۔ اگالدان اور ضرورت
کی چیزین لے کر چلے۔ بھنڈے بردار بھنڈا لے تخت روان کے

برابر آ گیا۔ بھنڈے کا پینچ بادشاہ نے ہاتھ مین سے لیا ایک
ٹوکرے مین آب حیات کی صراحیان برف مین لگی ہوئین۔ ایک طرف
آگ کی انگیٹھی۔ کوئلون کے گل۔ بھیلسہ۔ تمباکو کہار بہنگی مین لئے
ساتھ ساتھ ہے۔ گھڑیالی ریت کی گھڑی گھڑیال ہاتھ مین ٹکائے
گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے۔ امیر امرا تخت کا پایا پکڑے اپنے
اپنے رتبے سے چلے جاتے ہین۔ کہار پنکھا آفتابی لئے۔ حبشی قلار
چاندی کے شیردہان سونٹے۔ لال لال انگرکھے دار لکڑیان ہاتھون
مین لئے گرد و پیش تخت روان کے چلے جاتے ہین۔ نقیب چوبدار
سونے روپے کے عصا ہاتھون مین لئے آگے آگے پکارتے جاتے
ہین۔ بڑھے جاؤ صاحب۔ بڑہاؤ قدم کو جابجا سے جہان پناہ
بادشاہ سلامت۔ خاص بردار ڈھلیتون کو دیکھو! لال لال بانات
کے انگرکھے پہنے۔ کالی پگڑیان۔ دوپٹے سے کمر باندھے لال بانات
کے غلاف بندوقون پر چڑھے ہوئے۔ کندھون پر دھرے ڈھلیت
پیٹھ پر ڈہال کمر مین تلوار۔ لگائے ان کے آگے گرگیٹ کر کے گھے
ان کے آگے خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے۔ روئی مخمل
کے غاشیے کارچوبی کام کے پڑے۔ سر پر کلغیان چھم چھم کرتے
چلے جاتے ہین۔ سقے چھڑکاؤ کرتے جاتے ہین۔ دیکھو گھوڑا باگ سے

ہرتا پھرتا ہے کبھار گھٹنے کے اشارے سے کام دیتے ہین۔ جس طرح گھٹنے کا اشارہ بادشاہ کر دیتے ہین۔ اُسی طرح ہرتے پھرتے ٹھہرتے چلتے ہین۔ ایلو اسورج کی کرن نکلی۔ کہارے نے آفتابی لگادی۔ سواری پھر کرآئی۔ دیوان خاص مین بیٹھکر عدالت کا دربار کیا۔

عدالت کا دربار

دیکھو ا بادشاہ تخت پر بیٹھے ہین۔ امیر۔ وزیر۔ بخشی۔ ناظر۔ وکیل۔ میر عدل۔ میر منشی۔ محرر۔ متصدی۔ وغیرہ ہاتھ باندھے اپنے اپنے محکمون کے کاغذات پیش کر رہے ہیں۔ میر عدل بہادر دارالانصاف کے مقدمے پیش کر رہا ہے۔ عرض بیگی دادخواہون کی عرضیان حضور مین گزار رہا ہے۔ حکم احکام جاری ہو رہے ہین۔ دارالانشا رسے کسی کے نام شقہ کسی کو فرمان لکھا جاتا ہے۔ شقون مین شاہزادون کے القاب نورچشم طال عمرہٗ۔ معزز امیرون کو فدوی خاص لکھتے ہین۔ شقون کی پیشانی پر سرے کی قلم سے صاد۔

یہ نمونہ اپنی یاد سے بنایا ہے

امیر غریب بادشاہ کو عرضی مین القاب حضرت جہان پناہ سلامت لکھتے ہین - بادشاہ عرضیون پر سُرمے کی قلم سے دستخط کرتے ہین حسب سر رشتہ دار الانصاف تحقیقات بعمل آید میر عدل احوال دریافتہ بحضور عرض رساند -

جلوس کی سواری

آج یہ دھاین دھاین توپین کیسی چلتی ہین - اوہو! بادشاہ سوار ہوئے چلو سواری دیکھیں سیالو! وہ پہلے نشان کے دہاتھی آئے کیا

تمامی کا پھریرا اڑتا جاتا ہے - ریشم کی ڈوریان - کلا تبون کے پھندنے لٹکتے ہین - اب چتر کا ہاتھی آیا - دیکھنا کیا بڑا سارا ہے - سارے ہاتھی پر چھایا ہوا ہے - اوپر سونے کی کلسی - نیچے چاندی کی ڈنڈی - نیچے اوپر سے کارچوبی کام مین لپا ہوا - کلا تبونی جھالر لٹکتی ہے -

تو اب ماہی مراتب کے ہاتھی آنے شروع ہوئے ! آہا دیکھنا !! ایک سورج کی صورت - ایک مچھلی کی شکل - ایک شیر کا کلہ - ایک آدمی کا پنجہ - ایک گھوڑے کا سر - سونے کے بناکر سنہری چوبون پر لگائے ہین - تمامی کے ٹپکے - قیطونی ڈوریان - پھولون کے سہرے بندھے ہوئے ہین - اچھی یہ کیا ہین ؟ بھئی کہتے ہین کہ بادشاہون نے جو ملک فتح کئے ہین یہ ان ملکون کے نشان ہین - یہ سورج کی جو شکل ہے - یہ خاص بادشاہی نشان ہے - زنبورخانے کو تو دیکھو آگے ایک اونٹ پر نقارہ بجتا آتا ہے پیچھے زنبورون کے اونٹ ہین - اونٹون پر کاٹھیان کسی ہوئی ہیں آگے بڑی سے بڑی جو بندوقین کا ٹھیون پر ہین یہ زنبورین کہلاتی ہیں - پیچھے زنبورچی بیٹھے چھوڑتے چلے آتے ہین - اب سپاہیون کی پلٹنین آئین دیکھو آگے آگے

کپتان - نائب کپتان - کمیدان - گھوڑون پر سوار ہین - پیچھے بادشاہی تلنگون کی پلٹن - اُس کے پیچھے بچھیرا پلٹنین ہین - جیسے چھوٹے چھوٹے لڑکے وردیان پہنے - بندوق - توسدان لگائے ویسے ہی افسر اور باجے والے ہین - ایک پلٹن کی وردی نجیبون کی دوسری کی تلنگون کی ہے - کالی پلٹن - اگری پلٹن کو دیکھو - سَو سَو آدمی کا ایک تُمن ہے - ہر تمن مین ایک ایک نشان اور تاشہ مرفہ تری ہے ایک ایک صوبہ دار - جمعدار - دفعدار امتیازی ہے - مُقیشی تورے طرے - پگڑیون پر باندھے - گلے مین کارچوبی پرتلے ڈالے ہوئے - سپاہیون کی کمر مین تلوارین - کندھے پر دھماکے دو دو قطار باندھے چلے آتے ہین - تاشہ - باجہ بجتا آتا ہے خاصے گھوڑون کو دیکھو - کیسے سونے چاندی کے ساز - ہیکل گنڈے - پوزی - دمچی - کلغیان لگی - پٹھون پر پاکھرین پڑین پاؤن مین جھانجن کارچوبی غاشیے پڑے چھم چھم کرتے - کلائیان مارتے چلے آتے ہین - اہا ہا !!! سایہ دار تخت کو ذرا دیکھو - بالکل نالکی کی صورت ہے - چارون طرف شیشے لگے ہوئے اوپر سنہری بنگلہ کلسیان - آگے چھجا ہے - اندر زربفت رومی مخمل کے مسند تکیئے لگے ہوئے ہیں - خس خانے

کے تخت کو دیکھو۔ کیا نالکی نماخس کا بنگلہ۔ ویسا ہی چھپا کلسیان لگی ہوئین۔ بیچ مین چھوٹا سا فراشی پنکھا۔ لگا ہوا۔ پیچھے پیچھے کہار ڈوری کھینچے آتے ہین۔ ہزارون سے پانی سقے چھڑکتے آتے ہین سایہ دار تخت اور نالکی ہین چھہ ڈنڈے ہوتے ہین۔ وہ ہوادار تخت آیا۔ دیکھو اس کے بھی چار ڈنڈے ہین ڈنڈون پر چاندی کے خول۔ گرد کٹہرا۔ پیچھے گٹا دار تکیہ۔ سارا سونے کا کام کیا ہوا بیچ مین مسند تکیہ۔ اِلو پہلو مین دو تکیے دوہرے کئے ہوئے ریشم کی ڈوری سے بندھے ہوئے۔ آگے دو ترکش ایک کمان لگی ہوئی ہے۔ اب احتشام توسچانے کا نشان۔ دستی چتر روشن چوکی بجتی ہوئی۔ تمامی کی جھنڈیان اُڑتی ہوئی۔ کڑکیٹ کڑکا کتے۔ ڈھلیت ڈہال تلوار باندھے۔ خاص بردار کندہون پر بندوقین رکھے۔ جبشی قلار چاندی کے شیر دہان سونٹے لئے۔ نقیب چوبدار سونے روپے کے عصے لئے۔ خواص سفید سفید پگڑیان دوپٹے باندہے۔ چُنی ہوئی چپکنین پہنے اپنے عہدے لئے چلے آتے ہین۔ دیکھنا دیکھنا وہ نیگڈ بنر کا ہاتھی آیا۔ یہ عماری کی سی صورت بڑا اونچا سنہری ہاتھی پر کسا ہوا ہے اسی کو نیگڈمبر کہتے ہین۔ یہ خاص بادشاہ کی سواری کا ہے عماری کی دو برجیان اس کی ایک ہے۔ کہ فقط بادشاہی

پر سایہ رہے - ہاتھی پر بانات کی جھول کارچوبی سلمے ستارے کے
کام کی - ماتھے پر فولاد کی ڈہال - سونے کے پھول اِس مین جڑی
ہوئی پڑی ہے - فوجدار خان کے سر پر دستار - دستار پر
گوشوارہ کلغی - ایک ہاتھ مین گجباگ - ایک مین بادشاہ کا بھنڈا
ہاتھی کو ہولتے چلے آتے ہین - نیگڈمبر کے بیچ مین بادشاہ
بیٹھے ہوئے ہین دیکھو سر پر دستار - دستار پر جنیغہ - سرپیچ
گوشوارہ - بادشاہی تاج - موتیون کا طرہ گلے مین موتیون کا کنٹھا
موتی مالائین - ہیرون کا ہار - بازو پر بھج بند - نورتن بڑے بڑے
ہیرون کے جڑاؤ - ہاتھون مین زمرد - یاقوت - موتیون کی
سمرنین پہنے ہوئے - بھنڈے کا پیچ ہاتھ مین - کس شان و
شوکت سے بیٹھے ہین - خواصی مین بادشاہ کا بیٹا جس کو
نظارت کی خدمت ہے بیٹھا مورچھل کرتا جاتا ہے - ہاتھی
کے پیچھے ریشم کی ڈوری پڑی ہوئی ہے - دربان اس کو ہاتھ مین
ماپتا جاتا ہے اس کو جریب کہتے ہین جب کوس پورا ہو جاتا ہے
تو دربان ایک جھنڈی لے کر سامنے آتا ہے - بادشاہ کو مجرا کرتا
ہے - اس سے یہ مراد ہے - سواری کوس بھر آئی -
گھڑیالی - گھڑیال دیتا کی گھڑی ہاتھ مین لئے وقت

پر گھڑی پہر بجاتا جاتا ہے - ہودے کا ہاتھی دیکھو کیا خوبصورت چاندی کا ہودا کسا ہوا ہے - آگے دو ترکش - ایک کمان لگی ہوئی - پیچھے چاندی کی ڈنڈی مین خم دیا ہوا - پھول - پتے سبنے ہوئے چھوٹا سا چھتر اُس مین لٹکتا ہے - بیچون بیچ مین اُس کا سایہ بادشاہ پر رہتا ہے - ایک جریب پیچھے ملکہ زمانی (بادشاہ بیگم) اور شاہزادون کی عماریان - اُن کے پیچھے امیر امرا نواب راجاؤن کی سواریان اُن کے پیچھے سوارون کا رسالہ - طبل کا (نقارہ) ہاتھی سب سے پیچھے بیلے کا (خیرات) ہاتھی - طبل بجتا آتا ہے - فقیرون کو بیلہ بٹتا جاتا ہے - دیکھو کیا رسان رسان - کس ادب قاعدے سے سواری چلی آتی ہے بازارون کوٹھون پر خلقت کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین - جھک جھک آداب مجرے کر رہے ہین - بادشاہ آنکھون سے سب کا مجرا لیتے جاتے ہین - نقیب چوبدار پکارتے جاتے ہین - "مُلاحظہ آداب سے کرو مجرا - جہان پناہ بادشاہ سلامت" -

لو بس سواری کی سیر دیکھ چکے - آؤ اب جشن کا تماشا دیکھو -

جشن

یہ بادشاہ کی تخت نشینی کی سالگرہ ہے۔ چالیس دن تک اس مین بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اور دربار کے لوگون کو خلعت۔ انعام اکرام جوڑے بلگے کھانا دانہ بٹتا ہے۔ رات دن طبلے پر تھاپ تھی تھی ناچ ہوتا ہے۔

تورے بندی

دیکھو دس دن پہلے سے تورے بندی شروع ہوئی۔ کھانے پک رہے ہین۔ دن رات دیگین کھڑک رہی ہین۔ رنگ برنگ کے پلاؤ۔ بریانی۔ تنجن۔ مزعفر۔ زردہ۔ فرنی۔ یاقوتی۔ نان شیرمال خمیری روٹی۔ گاؤدیدہ۔ گاؤزبان۔ میٹھے۔ سلونے سموسے۔ کباب پنیر۔ قورمہ۔ سالن۔ بڑے بڑے لاکھی طباق۔ رکابی۔ طشتری پیالون مین لگا۔ آم کا مربا۔ آم کا اچار۔ ملائی۔ کھانڈ۔ لال لال چوکھڑون مین رکھ۔ خوانون مین لگا۔ پلاؤ تنجن۔ بریانی کے طباقون پر مانڈھے ڈھانک خوانون مین لگا۔ اوپر کھاپچی رکھ کسنے کس تورے پوش ڈال۔ بنگھیون مین بھیج رہے ہین۔ بائیس خوانون سے

زیادہ۔ دو سے کم تورہ نہین ہوتا جیسی جس کی عزت سے ہے اتنے ہی خوانون کا تورہ چوبدار گھر بگھر بانٹتے پھرتے ہین۔ جھولیان بھر بھر کے انعام لاتے ہین لو اب تورے بندی ہو چکی۔

مہمانداری

جشن کے چار دن باقی رہگئے۔ مہمانداری شروع ہوئی۔ تمام شاہزادیان امیرزادیان۔ رنگ محل۔ خاص محل۔ ہیرا محل۔ موتی محل مین جمع ہین دونون وقت اچھے سے اچھے کھانے۔ پان زردہ۔ چھالیا۔ بن ڈلیان الائچیان۔ صبح کے ناشتے کو۔ حلوا۔ پوری کچوریان مٹھائیان خوانون مین کہارون کے سر پر رکھے جسولنیان ایک ایک کو بانٹتی پھرتی ہین۔ رات دن گانا بجانا۔ آپس مین چھل چھیے ہو رہے ہین۔ ایلو! وہ بہنیں مل جل کے بیٹھی ہنس بول رہی تھین ایک کو جو شیطان اچھلا پیچھے سے آ ایک کالا چھچھڑا چپکے سے ایک کے سر پر پھینک دیا۔ وہ موئی ووئی کرتی اور ساتھ ہی ان کے بیٹھی تھین گد بد گرتی۔ پڑتی چیخین مارتی بھاگین۔ ایک چیخم چاخ مچادی۔ سارا محل سر پر اٹھالیا تو دوڑ رہین دوڑا رہے یہ کیا ہوا۔ ایک کہتی ہے اوپر سے تر داری گری۔ دوسری کہتی ہے واہ انہین بی۔ رستی ہے۔ مجھے کلگلی جلگلی

سوجھی تھی اے بی امان جان! اے بی بھابی جان۔ اے بی نانی حضرت
اے بی دادی حضرت اے بی انّا چھوچھو۔ اے بی انّا ہیتو۔ اچھی ذرا
دیکھنا امیرے کلیجے پر ہاتھ رکھنا جس وقت سے یہ نگوڑی میرے (کہانا پکانیوالی)
سر پڑا کر گری ہے میرا کلیجا چار چار ہاتھ اچھل رہا ہے۔ ارے سنبل
اری صنوبر۔ چڑیل۔ غیبانی۔ کدھر اُڑ گئیں۔ جی نکلے تمہارا جی۔ دیکھو (گالی) (جواب لونڈی) (جواب بیگم صاحبہ)
تو مرداری ہے۔ تو جلدی سے سونے کا پانی لاؤ۔ مین اپنی بچّی کا پنڈا دہو دون
رستی ہے تو صدقے کے لئے خوردہ منگاؤن۔ ہے ہے خدانے میری بچی
کی جان بچائی۔ دور پار اگر ایسی ویسی کچھ ہو جاتی تو وہ بندی کس کی مان کو
مان کہتی۔ لونڈیان۔ باندیان۔ لالٹین شمع لے لے کے دوڑین دوڑ
ہی سے کھڑی کہہ رہی ہین۔ اے ہے بیوی خدا جھوٹ نہ بلائے یہ
تو رستی ہے۔ جھٹ مٹی پڑھ پڑھ کے اُس کی طرف پھینکنے لگین۔ ایک
کہتی ہے۔ بوا یہ تو ایک جائے جم ہو گیا۔ نگوڑا اُس جائے سے ہلے
نہ چلے دوسری کہتی ہے۔ واہ! مین نے اُسے کیل دیا ہے۔ کیا مقدور
بھلا یہ سرک تو سکے۔ تو بھلا تم ایسی ہی چھتی چھپتیا ہو۔ اور ایسا ہی تمہارا
چھوچھکا ہے۔ ارے خوجون کو بلاؤ۔ خوجے لکڑیان لے لیکے دوڑے
پاس آکے جو دیکھین کہین رستی ہے نہ مرداری۔ ایک کالا کپڑا ہے سب کو
اٹھا کے دکھایا۔ کہ واہ حضرت! اچھے میل کا بیل بنایا۔ جن کا

یہ کرشمہ تھا۔ایک دفعہ ہی قہقہا مار کے ہنسین۔سب کی سب لعنت ملامت کرنے لگین۔شاباش بوا۔تم کو۔درگور تمہاری صورت تمہارے نزدیک تو ایک ہنسی ہوئی۔یہان چلوؤن لہو خشک ہوگیا۔

رتجگہ

آج بیوی سے لیکر باندی تک سب نے بناؤ سنگار کئے۔پوشاک بنارسی زری بوٹی۔مقیشی تارون کی کریب۔لاہی پھلکاری۔گلشن بابریٹ۔آب رواں۔شبنم کے دوپٹے۔زربفت۔کمخاب۔گلبدن مشروع۔اطلس۔گورنٹ۔چیولی۔رادھانگری کی تہ پوشیان۔پاجامے

مصالحہ ٹھپہ۔گوکھرو۔کرن۔طرہ۔کھجور چھڑی۔لہر بیج بیل چھڑیان۔بدردم کا جال۔چنبیلی کا جال۔ماہی پشت کا جال۔چین صفر مرمرے کی توئی۔کیڑے کے پر کی توئی۔موتیون کی توئی۔سلمے ستارے کی توئی۔پکا گوکھرو۔ننی جان۔چمپا۔پمپک۔لیس۔ولایتی توئی ٹکی ہوئی۔

رنگ گل انار۔نارنجی۔گیندئی۔پستئی۔سردئی۔فالسائی عنابی۔کاکریزی۔سرمئی۔اودا۔نافرمانی گل شفتالو۔سیبئی فاختائی۔کوکئی۔آبی۔بسنتی۔دھانی۔کافوری۔گلابی۔گڑہلی

بادامی ۔شربتی ۔رنگ برنگ کے جوڑے پہنے ہوئے ۔

گہنے ۔ٹیکہ ۔جھومر ۔سراسری ۔نتھ ۔کیل ۔ستپے ۔بالیان باے ۔ہاے ۔کرن پھول ۔جھمکے ۔کھٹکے ۔چھپکے کے باے ۔بجلی کے بالے ۔چھڑے ۔مگر چودانیان ۔چاند ۔گلوبند ۔چنپاکلی ۔جگنی گجرے کا توڑا ۔موتیا کا توڑا ۔چھلّون کا توڑا کنٹھی ۔ٹیپ ۔چھلا دولڑی ۔ست لڑا ۔دہگدھگی ۔ہنیکل ۔چندن ہار ۔کیری ۔زنجیر جوشن ۔نونگے ۔اکے ۔نورتن ۔بجھ بند ۔مٹھیان ۔پہونچیان کنگن ۔موتی پاک ۔حباب ۔چوہے دنتیان ۔پٹریان ۔نوگریان بچھے ۔چوڑیان ۔جہانگیریان ۔کڑے ۔انگوٹھیان ۔چھلے ۔آرسی ۔ توڑے ۔لچھے ۔کڑے ۔جھانجن ۔چوڑیان ۔پازیب چوراسی ۔چٹکی چھلے ۔سر سے پاؤن تک سونے موتیون مین لدی ہوئین ۔

جوتیان ۔گھیتلی ۔انی دار ۔کفش ۔زیرپائی ۔کف پائی سلیم شاہی ۔پاؤن مین چھم چھم کرتین ۔ملکہ دوران کے پاس حاضر ہوئین ۔مجرا کیا اپنے قرینے سے بٹھ گئین ۔ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) نک سے سک تک بناؤ سنگار کئے ۔سونے مین پیلی ۔موتیون مین سفید اپنی مسند پر بیٹھی ہین ۔آگے شک لگی ہوئی ہے ۔خواجہ سرائے نوکرین چاکرین ۔لونڈیان باندیان ہاتھ باندھے کھڑی ہوئی ہین

توشے خانے والیان جوڑون کی کشتیان لیکر حاضر ہوئین ملکہ دوران بادشاہ بیگم اپنے ہاتھ سے ایک ایک کو جوڑے دیتی ہین۔ سب سر و قد ہو ہو کر جوڑے لیتی ہین آداب بجالاتی ہین۔ نذرین دیتی ہین۔ بس جوڑے بٹ چکے۔ نذرین ہو چکین۔ اب دال بھگنے کا وقت آیا۔

یہ جشن کی رات کا ایک شگون ہے۔ بادشاہ کی بیوی اپنے ہاتھ سے دال کی سات لبین بھر کر پہلے لگن مین ڈالین۔ اور بادشاہ اپنے ہاتھ سے بڑے پہلے کڑہائی مین ڈالین۔

لو اب ملکہ دوران دال بھگونے چلین۔ مبارکباد کی نوبت نقارے چینین بجانے لگین۔ آگے آگے روشن چوکی والیان تاشے باجے والیان تاشہ باجہ بجاتی۔ حبشنیان۔ ترکنیان قلماقنیان۔ اردا بیگنیان خواجہ سرا۔ جسولنیان۔ اور شاہزادیان۔ بیگماتین۔ حرم۔ سریت۔ ناموس۔ چھپی حرم والیان۔ گائنیں۔ امیرزادیان سب اپنے اپنے قرینے اور قاعدے سے ملکہ دوران کے تمام جھام کے ساتھ ساتھ چلین رنگ محل مین ملکہ دوران کی سواری آئی۔ دیکھو ڈھیر سی مونگ کی دال چنی پھٹکی۔ اور قلعی دار بڑے بڑے لگن رکھے ہوئے ہین۔ پہلے ملکہ دوران بادشاہ بیگم نے دال کی سات لبین بھر کر لگن مین ڈالین۔ پھر

خاصے والیون نے سب دال لگنون مین ڈال دی - اوپر سے پانی ڈالا سب نے کھڑے ہوکر مجرا کیا - مبارک بادوی شادیانے بجنے لگے - لو وہ آدھی رات کی نوبت بجنی شروع ہوئی - خاصے والیون نے جلدی جلدی دال دھو دھلا میٹھی بیس پسا کر ہانڈیان چڑھا دین - ملکہ دوران نے اپنے ہاتھ سے سات بڑے بنائے - ایلو! وہ بادشاہ ہوادار مین سوار باجے گاجے سے آئے - وہی ساتون بڑے پچھے مین لے کر بادشاہ نے کڑہائی مین ڈالے سب کھڑے ہو گئے چارون طرف سے مجرا مبارکباد ہونے لگی - روشن چوکی - نوبت - تاشہ باجہ بجنے لگا - بادشاہ اور ملکہ دوران سوار ہوئین - سب اُسی طرح سواری کے ساتھ ساتھ بیٹھک مین آئے - فراشیون نے ایک ستھری چوکی بچھائی - اُس پر اجلا اجلا براق سا بچھونا کیا - دو کوری ٹھلیون مین شربت بھرا - اُنپر دو بدھنیان دودھ کی بھر کر رکھین - کلاوے اور پھولون کے سہرے اُن کے گلے مین باندھے - ڈویان کے بیڑے بدھنیون کی ٹونٹی مین رکھے - اِس کو جیگڑ کہتے ہین - یہ بادشاہ کی سلامتی کی بھری جاتی ہے - لو اب پچھلا پہرا ہوا - خاصے والیون نے بڑے بڑے گلگلے - کھنکریان تل تلا - اللہ میان کا رحم کچے چاول بیس کھانڈ ملا بڑے بڑے پیڑے بنا قابون مین لگا - کشمیرنون - کہاریون کے

سر پر خوان رکھوا جیگڑ کے پاس لاکر چن دیئے۔ بادشاہ نے کھڑے ہوکر
نیاز دی۔ پکوان سب کو بٹ گیا۔ رتجگہ ہوچکا۔ دربار کی تیاری ہونے
لگی۔ وہ بادشاہی توپ صبح کی چلی۔ دھائین۔ بادشاہ حمام مین گئے۔ حمام
کرکے پوشاک بدلی۔ اور توشے خانے۔ جواہر خانے والیان پوشاک
اور جواہر لیکر حاضر ہوئین۔ تاشا باجا۔ روشن چوکی۔ نوبت خانے والیان
مبارک باد کا باجہ بجانے لگین۔ دیکھو ا نیچے قبا۔ اوپر چار قب پہنا
سر پر دستار۔ دستار پر گوشوارہ۔ جیغہ۔ سرپیچ۔ تاج شاہی رکھا۔
بڑے بڑے موتیون کا طرّہ لٹکا۔ گلے مین موتیون کا کنٹھا اور ایک
موتی مالا ایک سو ایک دانے کی جس مین ایک ایک دانہ زمرّد کا
اور ایک ایک موتی ہے اور دس دس دانون کے بعد یاقوت کی ہٹرین
لگی ہوئی ہین۔ بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی ہے۔ دوسری موتی مالا
نرے موتیون کی۔ زمرد کی ہٹرین۔ بیچ مین یاقوت کی بڑی تختی پہن کر
پھر ہیرون کا ہار پہنا۔ بازون پر ہیرون کے بجج بند اور نورتن باندھے
ہاتھون مین سمرنین داہین مین چار۔ بائین مین تین پہنین۔ دو سمرنین
دو دو موتیون کی۔ دو ایک ایک موتیون کی لڑی کی۔ دو زمرد کی ہین
ساتوین سمرن مین چار بہت بڑے بڑے موتی۔ اور دو زمرد کے بڑے
دانے بیچ مین ایک لعل ہے یہ سمرن داہین ہاتھ مین پہنی۔ اب پوشاک

۹ ایک ولایتی پوشاک ہوتی ہے۔

اور جو اہر ہین چکلے اندر صحنک باہر دو بار کی تیاری دیکھو۔

صحنک

خشکہ اُبل رہا ہے۔ دہی کھانڈ آیا۔ کورے کورے کونڈون
مین خشکہ نکال۔ دہی کھانڈ اُسپر ڈال۔ ایک پردے کے مکان مین
جہان مرد کا نام بھی نہین۔ ستھرا سا بہت اجلا دسترخوان بچھا۔ دہی خشکے
کے کونڈے۔ چونے کی طشتریان۔ چوڑیون کے جوڑے۔ مستی اور
مہدی کی پڑیان لال کا غذ اور کلاوے سے بندہی ہوئین عطر کی
شیشیان۔ لال لال اوڑھنیان چھپے لگی ہوئین۔ سوا سوا روپیہ چراغی
کا۔ سات ترکاریان دسترخوان پر چن دین۔ بیوی زنین آئین۔ پہلے
نیاز دی۔ ایک چھنگلی مین مہدی لگائی۔ لال اوڑھنیان اوڑھین
صحنک کھانے بیٹھین۔ پہلے ایک ایک وہ چونے کی طشتری کھائی
یہ پارسائی کا امتحان ہے۔ جو پارسا ہوتی ہین اُن کا مُنہ چونے سے
نہین پھٹتا۔ تو اب صحنک کھانی شروع کی۔ ایلو! وہ پھر دہی کھانڈ
خشکے پر ڈالا۔ اب صحنک دوہرا رہی ہین۔ تو صاحب وہ سب
کونڈے صاف کر دئے۔ دسترخوان پر سے ایک ایک دانہ اُٹھا کر
کھا گئین چلمچی مین ہاتھ دھوئے کلی کی۔ چلمچی کا پانی بھی ایک کنارے

ڈالدیا کہ پاؤن تلے نہ آئے - مستی ملی - عطر لگایا - چوڑیون کے جوڑے چراغی کے روپے لے کر رخصت ہوئین - لو اب جشن ہو چکی دربار کی سیر دیکھو -

جشن کا دربار

دیکھو اب امیر امرا نقارخانے کے دروازے پر سے اترکر پیدل دیوان عام مین چلے آتے ہین - یہ پہلی آداب گاہ ہی دیوان عام مین جالی کے دروازے مین دیکھنا کیسی موٹی سی لوہے کی زنجیر اڑی پڑی ہوئی ہے کہ آدمی سیدھا نہین جا سکتا سب جھک جھک کر زنجیر کے نیچے سے جاتے ہین یہ دوسری آداب گاہ ہے - ایلو دیوان خاص کے دروازے پر کیا بڑا سا پردہ لال بانات کا کھنچا ہوا ہے یہ لال پردہ کہلاتا ہے - مردھے پیادے - دربان - سپاہی - قطار ہاتھون مین لال لال لکڑیان لئے کھڑے ہین - جو کوئی غیر آدمی اندر جانے کا ارادہ کرے تو قلار وہی لال لکڑی آنکڑے دار گردن مین ڈال کھینچکر باہر نکالدیتے ہین مگر جشن کے دن حکم عام تھا جس کا جی چاہے پگڑی باندھکر چلا آئے -

دربار کی سیر دیکھئے۔

دیکھو! لال پردے کے پاس کھڑے ہو کر پہلے مجرا کرتے کہ یہ تیسری آداب گاہ ہے۔ پھر دیوان خاص میں تخت کے سامنے آداب بجا کر اپنی اپنی جائے پر کھڑے ہوتے جاتے ہین۔

دیکھو! دیوان خاص مین فرش فروش کیا ہوا ہے۔ باناتی پردے کھنچے ہوئے ہین۔ بیچون بیچ مین سنگ مرمر کے ہشت پہلو چبوترے پر تخت طاؤس لگا ہوا ہے اس کے آگے دلدا یشٹ گیر[1] کھنچا ہوا ہے۔ دیکھنا کیا خوبصورت تخت بنا ہوا ہے۔ چارون طرف تین تین در کیسے خوشنما محرابون کے ہین گرد کٹہرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیان اوپر بنگلے نما گول چھت۔ محراب دار۔ اُس پر سونے کی کلسیان سامنے محراب پر دو مور آمنے سامنے موتیون کی تسبیحیان منہ مین لئے ہوئے کھڑے ہین سر سے پاؤن تک سونے مین لپا ہوا جگمگا رہا ہے بیچ مین رومی مخمل اور زربفت کا مسند تکیہ لگا ہوا ہی دو خواص ہما کے مورچھل لئے اہلو پہلو مین کھڑے ہین پیچھے ایک جانماز بچھی ہے۔

معتبر الدولہ اعتبار الملک بہادر وزیر۔ عمدۃ الحکما حاذق زمان
وزیر

[1] ایک قسم کا پلنگ پوش ہوتا ہے ۱۱

احترام الدولہ بہادر۔ شمس الدولہ بہادر (بخشی)۔ معین الدولہ بہادر (ناظر)۔ سیف الدولہ (وکیل) بہادر۔ انیس الدولہ بہادر (وکیل)۔ راجہ مرزا بہادر۔ راجہ بہادر۔ غیاث الدولہ بہادر۔ سبحان زمان۔ نجم الدولہ بہادر۔ وقار الدولہ بہادر۔ مصلح الدولہ بہادر۔ علار الدولہ بہادر۔ مونس الدولہ بہادر۔ سرفراز الدولہ بہادر۔ میر عدل بہادر۔ میر منشی دار الانشار سلطانی۔ میر تورک وغیرہ اپنے اپنے مرتبے اور قاعدے سے دونو ہاتھ جریب پر رکھے دائین بائین کھڑے ہین۔ مردہے۔ نقیب۔ چوبدار۔ عرض بیگی سامنے آداب گاہ کے پاس کھڑے ہین۔

دیوان خاص کے صحن مین ایک طرف خاصے گھوڑے چاندی سونے کے ساز لگے ہوئے ایک طرف ہاتھی مولابخش (ہاتھی کا نام) خورشید گنج (ہاتھی کا نام)۔ چاند مورت (ہاتھی کا نام) وغیرہ رنگے ہوئے ماتھون پر فولاد کی ڈھالین۔ سونے کے پھولون کی۔ کانون مین ریشم اور کلابتون کے گچھے اور لڑیان کارچوبی جھولین پڑی ہوئین۔ ایک طرف ماہی مراتب۔ چتر۔ نشان۔ روشن چوکی والے۔ جھنڈیون والے۔ ڈھلیت سجے کھڑے ہین۔ حبشی۔ قلار۔ چاندی کے تیر دھان سونٹے۔ خاص بردار بندوقین لئے ہوئے کھڑے کے نیچے کھڑے ہین۔

دیوان عام کے میدان مین ساری پلٹنین کھڑی ہین
احتشام توپخانے کی توپین لگی ہوئی ہین ایلوا وہ حبو لنی سے اند
سے آواز دی خبردار ہو۔ نقیب چوبدارون نے جواب دیا۔
اللہ رسول خبردار ہے اد ہو!!! بادشاہ برآمد ہوئے نقیب
چوبدار پکارے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ اللہ رسول کی امان۔ دوست
شاد۔ دشمن پائمال۔ بلائین رد" کھارون نے جھٹ ہوا دار
کہاریون سے لیا۔ پہلے بادشاہ نے تخت کے پیچھے اتر کر
نماز کی دو رکعتین کھڑے ہو کر پڑہیں دعا مانگی پھر ہوا دار
مین سوار ہوئے۔ کہارون نے ہوا دار تخت طاؤس کے برابر
لگا دیا۔ بادشاہ نے تخت پر جلوس فرمایا۔ جھنڈیان
ہلین۔ دھنا دھن توپین چلنے لگین۔ سب فوج نے سلامی
اتاری شادیانے بجنے لگے۔ گوہر اکلیل سلطنت مہین پور خلافت
ولیعہد بہادر بائین طرف تخت کے اور شاہزادگان نامدار۔ والا
تبار قرہ باصرہ خلافت۔ غرۂ ناصیۂ سلطنت۔ دائین طرف
تخت کے برابر امیر امرا رکے آگے کھڑے ہوئے۔ دیکھو!
پہلے ولیعہد نذر دینے کھڑے ہوئے وہ آداب گاہ پر آئے۔ مجرا کیا
نقیب پکارا۔ جہان پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ

سلامت! جہاںپناہ بادشاہ سلامت! مجرا کر کے بادشاہ کو جا کر
نہایت قوت والا
نذر دی - بادشاہ نے نذر لے کر نذر نثار کو دیدی - پھر اُلٹے پاؤں
آداب گاہ پر آئے مجرا کر خلعت پہنا - جیغہ - سرپیچ - گوشوارہ
بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے سر پر باندھا - موتی - مالا - سپر تلوار
گلے میں ڈالی - اسی طرح آداب گاہ پر اُلٹے پاؤں آ کر مجرا کیا
خلعت کی نذر دی - پھر اُلٹے ہی پاؤں آداب گاہ پر آ مجرا کر
کھڑے ہو گئے -

دیکھو! اب اسی طرح اور شاہزادے اور سارے امیر
امرا اپنے اپنے رتبے سے نذر دے رہے ہیں - جواہر خانے میں
سے خلعت پہن پہن کر آتے ہیں - بادشاہ اپنے ہاتھ سے شاہزادوں
کے سر پر جیغہ - سرپیچ - گوشوارہ - اور معزز امیروں کے سر پر
گوشوارہ باندھ دیتے ہیں - آداب مجرے ہو رہے ہیں - نقیب
چوبدار پکار رہے ہیں - ملاحظہ آداب سے کرو مجرا - جہان
پناہ بادشاہ سلامت! عالم پناہ بادشاہ سلامت! جہاںپناہ
بادشاہ سلامت! -

لو بادشاہ نے تکیہ سرکایا - فاتحہ کو ہاتھ اُٹھایا - عرض بیگی پکارا - دربار
برخاست - کہاروں نے ہوادار تخت کے برابر لگا دیا - بادشاہ سوار ہو کے خاصی

ڈیوڑھی پر سے کہاریون نے ہوادار لے لیا۔ بادشاہ محل مین
داخل ہوئے سب لوگ رخصت ہوئے۔ چالیس دن تک
روز دربار اور خلعت اور نذرین ہون گی اور انعام اکرام
سب کارخانون کے داروغاؤن اور آدمیون کو حیثیت کے موافق
ملین گے۔ اب محل کا دربار دیکھو!

محل کا دربار

دیکھو! یہ چاندی کا تخت گردکٹھرا۔ پشت پر تکیہ۔ آگے تین سیڑھیان
نیچے پایون مین کیسے خوبصورت پھول پتے بنے ہوئے ہین۔ اوپر کرکری
تاش کا تخت پوش پڑا ہوا دائین طرف ملکہ دوران (بادشاہ بیگم) اپنی مسند پر سر سے
پاؤن تک سونے موتی جواہر مین ڈوبی ہوئین ناک مین نتھ جس مین
چڑیا کے انڈے برابر موتی پڑے ہوئے ہین پہنے بیٹھی ہین۔ انکے برابر
اور بیویان اپنی اپنی سوزنیون پر گہنا پاتا۔ ناک مین نتھین پہنے بیٹھی ہین
بائین طرف شاہزادیان بناؤ سنگار کیے سر سے پاؤن تک گہنے مین لدی
ہوئی بیٹھی ہین۔ سامنے حبشنیان۔ ترکنیان۔ قلماقنیان اردا
بیگنیان۔ جسولنیان۔ خواجہ سرائے جریبین پکڑے مودب
کھڑے ہین۔ بادشاہ محل مین داخل ہوئے جسولنی نے آواز

دی۔ خبردار ہو! سب بیگماتین سروقد کھڑی ہوگئین مجرا کیا۔ تخت پر سے تخت پوش خوجون نے اُٹھایا۔ کہاریون نے ہوادار تخت کے برابر لگادیا۔ بادشاہ تخت پر بیٹھے۔ خواجہ سرائے مورچھل لے کر تخت کے برابر کھڑے ہو گئے پہلے ملکہ دوران نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ نذر دی پھر مجرا کر کے بیٹھ گئین۔ اب اور بیویون اور شاہزادیون نے اسی طرح اپنے اپنے رتبے سے نذرین دین۔ بادشاہ نے سب کو بھاری بھاری دوپٹے حیثیت کے موافق اپنے ہاتھ سے دیے سب نے کھڑے ہو ہو کر دوپٹے لیے۔ مجرا کیا۔ نذرین دین۔ اب ناچ گانا شروع ہوا۔ ایلوا ناچنے والی تو اندر بادشاہ کے سامنے ناچ رہی ہے اور سازندے سراپچے کے پیچھے کھڑے طبلہ سارنگی تال کی جوڑی بجا رہے ہین۔ تان رس خان آئے دو چار تانین اُن کی سنین۔ لو اب خاصے کی تیاری ہونے لگی دربار برخاست ہوا۔ ناچ گانا موقوف ہوا۔ بادشاہ نے خاصہ نوش فرما کر سکھ کیا۔ تیسرے پہر سب اسی طرح اٹھے ہو گئے بادشاہ مسند پر آکے بیٹھے۔ مٹھائی کے خوان اور آٹھ قابین مٹھائی کی ایک چاندی کی کشتی مین بڑا سا گلاوہ۔ پان کے بیڑے سہری دوب

مصری کے کوزے۔ چاندی کا چھلا رکھا ہوا۔ اوپر کمخابی کشتی
پوش کلا بتونی جھالر کا پڑا ہوا آیا۔ جبو لنی نے عرض کیا "حضرت صاحب بادشاہ کے پیر
تشریف لائے"۔ بادشاہ سروقد تعظیم کو کھڑے ہوگئے۔ مسند پر بٹھایا
حضرت صاحب نے پہلی ایک قاب پر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی۔ دوسری پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی۔ تیسری پر حضرت
فاطمہ رضہ کی۔ چوتھی پر حضرت امام حسن حسینؑ کی۔ پانچوین پر
بڑ بڑیرون کی چھٹی پر بابر بادشاہ کی۔ ساتوین پر اوتون کی آٹھوین
پر پریون کی نیاز دی۔ حضرت فاطمہ رضہ کی نیاز کا سوائے بزرگی بے اولادے
بیوی زنون کے۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا سوائے اُنکی اولاد کے
اور پریون کی نیاز کا سوائے پارسا عورتون کے اور کسی کو
نہین ملتا۔ اور باقی سب کی نیازون کا سب کو تقسیم ہو جاتا ہی
دیکھو! حضرت صاحب نے کشتی مین سے کلاوہ نکالا
سب سے پہلے بسم اللہ الرحمن الرحیم" کہہ کر ایک گرہ اُس مین
لگائی۔ دوسری گرہ مین پان کا بیڑا باندھا۔ تیسری مین
ہری دوب مصری کی ڈلی چوتھی مین چاندی کا چھلا باندھا
پانچوین گرہ بادشاہ کے سر سے چھوا کر اُس کلاوے
مین لگائی۔ سب نے کھڑے ہو کر مجرا کیا۔ مبارکباد

دی - ایک سال یہ ہزار سال اور خدا نصیب کرے - سالگرہ کے شادیانے
بجنے لگے اب مہینا بھر تک دربار - نذرین - خلعت - انعام - ناچ
رنگ - مہانداری اسی طرح ہوگی - نوروز کی رسمین دیکھو!

نوروز

نیا سال شروع ہوتا ہے - نجومی پنڈت جو رنگ سال کا
بتاتے ہین - دیکھو ویسی ہی رنگ کی پوشاک بادشاہ اور بیگماتون
اور شاہزادیون کی تیار ہو رہی ہے - بانس کی کھپچیون کی کھانچیان
اُن مین سات سات مٹی کی طشتریان بھوڈل بھری ہوئی - سات
رنگ کی مٹھائیون سے بھری ہوئی - اوپر نوروزی رنگ
کے کسنے پیسے کے چھپے ہوئے کسے ہوئے - نوروزی
رنگ کے جوڑے گوٹا کناری ٹکے ہوئے - کشتیون مین
رکھے ہوئے - اُسی رنگ کے کشتی پوش پڑے ہوئے -
کہاریون کے سر پر جھولنیان لئے ہوئے بانٹتی پھرتی ہین
لو دربار آراستہ ہوا - بادشاہ نوروزی پوشاک پہنکر برآمد ہوئے - دیکھو!
سب شاہزادے بھی نوروزی کپڑے پہنے ہوئے امیر امرا - نواب جو نوروزی
رنگ کی پگڑی دوپٹے باندھے ہوئے داہین بائین کھڑے ہین نذرین

ہونے لگین - سلطان الشعرا اور اور شاعرون نے مبارکباد کے
قصیدے پڑھے - خلعت مرحمت ہوئے - دربار برخواست ہوا
دسترخوان چنا گیا - دیکھو انوروزی رنگ کا دسترخوان - اور ویسے
ہی خوانون کے خوان پوش اور کسنے ہین - سات رنگ کے پلاؤ
مٹھائیان - سالن - ترکاریان - میوے - اور سب چیزین سات
سات طرح کی ہین - اور سات ترکاریان ملی ہوئی بھی پکی ہین
اس کو نورتن کہتے ہین -

ایلو اجو کی روٹی ساگ کی بھجیا اور ستو بھی ہین - خاصے کی
داروغہ نے عرض کیا - جہان پناہ! دسترخوان تیار ہے" بادشاہ
آئے - حضرت علی رض کے دسترخوان پر نیاز دی کہ یہ اون کی
خلافت کا دن ہے اور یہ دسترخوان بھی حضرت علی کا کہلاتا ہے
بادشاہ نے ذرا ذرا سا اُس مین سے پہلے آپ چکھا - پھر ولیعہد
اور شاہزادون اور معزز امیرون کو اپنے ہاتھ سے تبرک دیا
سب نے مجرا کر کے لے لیا - لو اب دیوان خاص مین زنانہ ہو گیا
سب بیگماتین آئین - بادشاہ نے اسی طرح ذرا ذرا سا اپنے ہاتھ
سے تبرک اُن کو دیا - بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین
باقی تبرک سب کو بٹ گیا - تیسرے پہر کو سب بیگماتین او شاہزادے

جمع ہوئے ۔ دیکھو اب پنکھا جھلنے کا شگون ہوا ۔ پھر ہاتھون مین چاندی سونا لے کر اُچھالا ۔ یہ بھی نوروز کا شگون ہی چار گھڑی دن رہے سلاطین بھائی بند سبز وار مرغیون کے انڈے نیش دار ۔ مشک زعفران پان مین رنگ رنگا ۔ دیوان خاص مین آئے بادشاہ برآمد ہوئے ۔ مسند پہ بیٹھے ۔ سب بھائی بند سلاطین اور شاہزادے سامنے ہو بیٹھے ۔ دیکھو اب انڈے لڑتے ہین ۔ ایک نے ایک انڈا ہاتھ مین لے کر نیچے رکھا ۔ سارا انگلیون مین اوسے چھپالیا ۔ فقط اُس کا نیش کھلا رکھا ۔ دوسرا اوپر سے دوسرے انڈے سے اُس پر چوٹین لگانے لگا ۔ ایلو ! دونون مین سے کسی کا انڈا ٹوٹ گیا ۔ جس نے توڑ لیے اُس کے ساتھ والون نے غل مچایا ہے ؟ وہ توڑا " ۔ بس پانچ انڈے لڑ چکے بادشاہ محل مین داخل ہوئے ۔ سب بھائی بند رخصت ہوئے ۔ نوروز ہو چکا ۔ اب محرم کی رسمین دیکھو ۔

محرّم

محرم کا چاند دکھائی دیا ۔ ماتم کے باجے بجنے لگے ۔ سبیلین رکھی گئین بادشاہ حضرت امام حسنؑ حسینؑ کے فقیر بنے ۔ سبز کپڑے پہنے لگے

ہین سبز کفنی جھولی ڈالی - جھولی ہین الائچی دلتے - سونف - خشخاش
بھری - درگاہ ہین جاکر سلام کیا - نیاز دی - دس دن تک صبح کو کھانا
شام کو شربت فقیرون کو بٹے گا - چھٹی تاریخ ہوئی - آج بادشاہ
لنگر ہین کھنچین گے -

دیکھو! چاندی کے دو پنج بنے ہوئے دو لکڑیون پہ لگے
ہوئے - لال سبز کپڑے اُن پر بندھے ہوئے - ان کو شدّے
کہتے ہین - بادشاہ کے دونون ہاتھون ہین ہین - ایک چاندی کی
زنجیر کمر ہین پڑی ہوئی ہے - دو سیدون نے آکر زنجیر پکڑ دو چار قدم
بادشاہ کو کھینچا - ایلو وہ زنجیر بادشاہ کے گلے ہین ڈالدی - دونو شدّے
سیّد سے گئے - ساتوین تاریخ ہوئی - دیکھو! ابرک کے کنول
ان ہین شمعائین روشن - بانس کی کھپچیون کی ٹٹیان لال کاغذ سے
منڈھی ہوئین - اُن پر لال کنول بیچ ہین دغدغے روشن ہین
منہدی اور مالیدے کے خوان - بڑی بڑی طوغین جلتی ہوئین
ساتھ ساتھ ہین - آگے آگے تاشے باجے - روشن چوکی والیان
پیچھے پیچھے بادشاہ اور بیگماتین - حبشنیان - ترکنیان - خوجے
وغیرہ سب پیچھے چلے جاتے ہین - لو منہدی امام باڑے ہین
پہنچی آرائش سب لٹ گئی - منہدی مالیدہ - طوغین

درگاہ مین چڑہا دین - آٹھوین تاریخ ہوئی - ایلو آج بادشاہ حضرت عباسؑ کے سقے بنے لال کھاروے کی ایک لنگی بندھی ہوئی - شربت کی بھری ہوئی ایک مشک کندہے پر رکھے ہوئے معصومون کو شربت پلا رہے ہین - لو شربت پلا چکے مالیدے پر نیاز دی - سب کو بٹوا دیا -

آج دسوین تاریخ عشرے کا دن ہے - مٹی کے آبخورے لمبے گلے کے بیچ مین سے پتلے کورے کورے آئے - ان کو کوزیان کہتے ہین - دودھ اور شربت ان مین بھر گیا - لال لال کلاوے ان کے گلون مین باندھے - تازے تازے تر حلوے کے کونڈے بھر کر رکھے گئے - نیاز ہوئی - دیکھو اچھوٹے چھوٹے بچے دوڑے چلے آتے ہین - ایک ایک دودھ ایک ایک شربت کے کوزے پی - حلوا چٹ کر - پیسے کوڑیون کی جھولیان بھر لیے اچھلتے کودتے کلانچین مارتے چلے جاتے ہین - ظہر کا وقت ہوا بادشاہ برآمد ہوئے - موتی مسجد مین عاشورے کی نماز پڑھی دیوان خاص مین حاضری کی تیاری ہوئی - ایک بڑا سا دسترخوان بچھا - اس پر شیرمالین چنی گئین - شیرمالون پر کباب - پنیر - پودینہ ادرک مولیان کتر کے رکھین - بادشاہ نے کھڑے ہو کر نیاز دی - ذرا سا

شیرمال۔ کباب۔ پنیر۔ مولی کا ٹکڑا پہلے آپ چکھا۔ پھر ایک ایک
شیرمال اور کباب وغیرہ پہلے ولیعہد پھر اور شاہزادون اور معزز امیرون
کو اپنے ہاتھ سے دیا۔ باقی سب کو بٹ گئین۔ ایلوا وہ جامع مسجد
سے تبرکات نالکی مین رکھے ہوئے۔ آگے آگے سپاہیون
کے تمن باجا بجتا ہوا آئے۔ بادشاہ تعظیم کو کھڑے ہو گئے تبرکات
نالکی مین سے نکالکر چوکی پر رکھے گئے۔ حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کا جبہ اور نعلین آنکھون سے لگائین حضرت علی رض
کے ہاتھ کا قرآن شریف سر پر رکھا بوسہ دیا۔ حضرت امام
حسن حسین کی خاک شفا کو آنکھون سے لگایا۔ پھر حضرت
صلعم کے موئے مبارک کو گلاب اور خوشبو مین غسل دیا
نواب زنانہ ہوا۔ بیگماتین آئین۔ تبرکات کی زیارت کی
بادشاہ اور بیگماتین محل مین داخل ہوئین۔ تبرکات
اسی طرح نالکی مین باجے گاجے سے جامع مسجد گئے۔ شام
کو اسی طرح محل کی درگاہ کے تبرکات کی زیارت کی۔ دیکھو!
گوٹا بٹ رہا ہے۔ بن ڈلیان الائچیان جوز چھالیا کترے بھنے
ہوئے خربوزون کے بیج اور دھنیا کترا ہوا کھوپرا اس مین
ملا کے گوٹا بنایا شیشے اور کاغذ کی پٹیون اور کارچوبی بٹوون اور

چھوٹی چھوٹی طشتریوں میں رکھ اُن پر تھیں تھیں نگین کھوپرے کے پھول بنا آپس میں بٹ رہا ہے۔ اکثر سلاطین قلعہ میں تعزیہ داری کرتے تھے۔ فقیر پیک بنتے تھے۔ کوئی نشاپچی کوئی نقیب بنتا تھا کوئی تاشہ کوئی ڈھول کوئی جھانجھ تعزیوں کے آگے بجاتا تھا۔ کوئی مرثیے پڑھتا تھا۔ مرثیے خوانوں کو درگاہ میں سے چار چار طشتریاں بن چکنی ڈلیاں بھنے ہوئے خربوزے کے بیج اور دھنیے کی ملا کرتی تھیں۔ بڑی دھوم سے علم اٹھاتے تھے محرم ہو چکا۔ آخری چہار شنبہ آیا۔

آخری چہار شنبہ

صفر جسے تیرہ تیزی کا مہینا کہتے ہیں۔ اس مہینے کی تیرھویں تاریخ ہوئی۔ دیکھو چنے کی سلونی گھنگنیاں نون مرچ ڈال کے اور گیہوں کی پھیکی گھنگنیاں اُبال کے اوپر خشخاش اور کھانڈ ڈال کے۔ تابون میں نکال کے نیاز دی پھر بانٹ دیں۔ اسی مہینے کے آخری بدھ کو بادشاہ نے صبح دربار کیا۔ دیکھو جواہر خانے کا داروغہ سونے چاندی کے چھلے چاندی کی کشتی میں لگا کر لایا۔ چار چھلے اُس میں سے دو سونے کے دو چاندی کے بادشاہ نے آپ پہنے۔ دو ولیعہد کو ایک ایک اور

شاہزادون کو اپنے ہاتھ سے دیے باقی اور امیر امراؤن کو تقسیم ہو گئے
سب نے مجرا کیا۔ نذرین دین۔ دربار برخاست ہوا۔ بادشاہ
اپنی بیٹھک مین آئے۔ وہ چارون چھلے جو آپ پہنے تھے۔ ملکہ
زمانی کو دیے۔ تیسرا پہر ہوا۔ دیکھو اکوری کوری ٹھلیان
(بادشاہ بیگم) آئین۔ پہلے ایک ٹھلیا مین تھوڑا سا پانی اور ایک اشرفی کپڑے
مین لپیٹ کر اُس مین ڈالی۔ بادشاہ کے آگے کھڑے ہو کر سر
پر سے پیچھے پھینکدی۔ اوہو ہوا!! وہ پڑاق سے ٹھلیا ٹوٹ گئی
اشرفی حلال خوری اُٹھا لے گئی۔ ایلو! اب تھوڑا سا پھونس
لا کر جلایا۔ بادشاہ نے اُس کو لانگا۔ لو اب بیگماتون اور شاہزادون
کو ٹھلیان تقسیم ہونے لگین۔ کسی ٹھلیا مین پانچ۔ کسی مین چار
کسی مین دو روپے۔ کسی مین ایک ہی روپیہ ڈال۔ کہاریون
کے سر پر رکھوا۔ جسولنیون کو ساتھ کر سب کے ہان بھیجدین
سب نے اِن کو انعام دیا۔ اور ٹھلیان ے کر اُسی طرح کھڑے ہو کر
توڑ دین۔ جو کچھ ٹھلیون مین تھا وہ حلال خوریان اُٹھا لے
گئین۔

تیسرے پہر سبزہ روندنے باغ مین گئے۔ آخری چہار شنبہ
کی عیدیان شاہزادون کے اُستاد سنہری روپہلی پھولدار

کاغذ پر لکھ کر لائے شاہزادون کو عیدیان او چھپی وسے۔ عیدیون کے روپے۔ رخصت ہوئے۔

عیدی آخری چہارشنبہ

آخری چارشنبہ ماہ صفر	جانب باغ سیر کن بنگر
ہر کہ امروز میکند شادی	غم نہ بیند بقول پیغمبر

بارہ وفات

ربیع الاول کے مہینے کو بارہ وفات کا مہینا کہتے ہین۔ پہلی تاریخ اس مہینے کی ہوئی۔ موتی محل مین فرش فروش ہوا۔ بیچ مین بادشاہ کی مسند لگی۔ تیسرے پہر کو بادشاہ برآمد ہوئے۔ داہین باہین مشائخ لوگ سامنے قوال آکر بیٹھے۔ گانا شروع ہوا۔ ایلو ا مشائخون مین سے فقیر کسی کو حالت آئی۔ دیکھو ا کیا تخنیان کھا رہا ہے۔ اوہو اوہ حال کھیلتے کھیلتے کھڑا ہوگیا۔ بادشاہ اور سب لوگ ساتھ کھڑے ہو گئے جس شعر پر حالت آئی ہے قوال اسی کو گھڑی گھڑی گائے جاتے ہین زور زور سے ڈھولکی پیٹے جاتے ہین۔ وحال کھیل چکے۔ ہوش مین آگئے چپکے ہوکر بیٹھ گئے۔ بادشاہ اور سب لوگ بھی بیٹھ گئے

گانا موقوف ہوا۔ الائچی دانوں کے خوان آئے۔ختم ہوا۔ الائچی دانے
تقسیم ہوئے۔ بادشاہ اپنی بیٹھک مین آ گئے۔سب لوگ رخصت
ہو گئے۔ اب بارہ دن تک روز یہی طرح مجلس اور صبح شام
کھانا مشائخون فقیرون اور ملنگون کو ملے گا۔ بارہوین تاریخ ہوئی
دیکھو محل اور مہتاب باغ کی درگاہ مین ٹھاٹھ بندی
ہو رہی ہے۔ لال لال کنول اور قمقمے۔ ان مین دغدغے رکھے
گئے۔ رات ہوئی۔ روشنی ہونے لگی۔ پہلے بادشاہ محل
کی درگاہ مین آئے۔ ختم ہوا۔ مٹھائی بٹی۔ پھر مہتاب باغ کی
درگاہ مین آئے۔ مشائخ جمع ہوئے۔ قوال گانے لگے۔ یہان
بتون کے قہقہو پر ختم ہو رہا ہے۔ دیکھو ادھو کی پیالیان بٹ رہی ہین

عرس

اسی مہینے کی چودھوین تاریخ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمہ
کا عرس ہوتا ہے بادشاہ خواجہ صاحب مین آئے اور شہر کی خلقت بھی
جمع ہوئی۔ بادشاہ نے مزار پر کھڑے ہو کر فاتحہ پڑھی۔ گلاب صندل
پھول ملا کر چھپے سے قبر پہ ڈالا۔ ستر روپے نذر اور بیس روپے کا شامیانہ
دس روپے کا قبر پوش چڑھایا۔ ساٹھ روپے خادمون اور مشائخون کے

کھانا پکوانے کو دیے۔ ایلوا دہ روشنی اور باجے گاجے سے منہدی آئی۔ دیکھو! گلاب کے شیشے قبر کا غلاف شاہزادون کے سر پر ہے۔ مینہدی کے ساتھ ساتھ چلے آتے ہین۔ درگاہ مین آکر گلاب کے شیشے اور منہدی چڑھا دی۔ غلاف قبر پر ڈالا ختم ہوا بادشاہ نے محل مین آکر خاصہ کھایا آرام کیا۔ صبح کے ختم مین شامل ہو سب وہان سے رخصت ہوئے۔

گیارہوین حضرت غوث الاعظم رح

ربیع الثانی کے مہینے کو میران جی کہتے ہین۔ اس مہینے کی گیارہوین تاریخ ہوئی۔ دیکھو! دیوان خاص کے صحن مین آتشبازی گڑی انار۔ پھلجڑی۔ مہتاب۔ جائی جوئی۔ ہت پھول۔ چھچھوندر۔ چکر۔ گنج۔ پٹاخے۔ چرخیان۔ ہوائیان۔ زمینی گولے آسمانی گولے۔ خدنگ۔ چدّر۔ کوٹھی۔ پنکھیان۔ سانپ درخت ہاتھی وغیرہ بنے ہوئے ہین۔ ایک بانس کی کھپچیون کا بنگلہ سا بنا ہوا۔ اوپر پنّی۔ ابرک لال کا غد منڈھا ہوا اس کو منہدی کہتے ہین دیوان خاص مین رکھی گئی۔ دسترخوان بچھا سب طرح کا کھانا چنا گیا۔ بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے مینہدی

روشن کی۔ پھر دسترخوان پر حضرت غوث الاعظم رح کی نیاز دی آتشبازی چھٹنے لگی۔ کھانا تقسیم ہوا۔ صبح کو مہتاب باغ کی درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے۔ بادشاہ آئے ختم ہوا۔ تبرک بٹا۔

سترہوین

اسی مہینے کی سترہوین تاریخ حضرت سلطان نظام الدین اولیار کا عرس ہوتا ہے۔ دیکھو ارات کو درگاہ مین مشائخ جمع ہوئے پہلے ختم ہوا۔ پھر قوالی ہونے لگی۔ مشائخون کو حال آنے لگے۔ صبح کو بادشاہ آئے۔ درگاہ مین فاتحہ پڑھی۔ چار اشرفیان اور بتیس روپے درگاہ مین نظر چڑہائی۔ دوسو روپے عرس کے مصارف کے خادمون کو دیے۔ ختم مین شامل ہوئے تبرک کی ہنڈیان اور پھینٹے[1] خادم لائے بادشاہ نے ایک اشرفی تبرک کی ان کو دی پھر سوار ہو گئے۔ دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی۔ درگاہ مین نذرین چڑھنے لگین خادمون کی گوڑی ہونے لگی اپنی اپنی اسامیان تاک تاک کے دو دو تبرک کی ہنڈیان۔ کھیلین بتاشے شکرپارے ان مین بھرے ہوئے۔ آٹے سے انکے منہ لیپے ہوئے۔ خادم انکو دیتے ہین اور

[1] عمامہ۔ دستار۔ مگر خادم لوگ ایک دس بارہ گرہ کا کپڑے کا ٹکڑا سر سے لپیٹ دیتے ہین۔

گرہ گرہ بھر کے دہو تر کے سبز اور سفید پھنٹے اُن کے سر سے باندھ
دیتے ہین ۔ بہت سی خاطر مدارات کر کے اُن سے کہتے ہین "ہم
آپ کے دعا گو قدیم ہین ۔ رات دن آپ کی کامیابی کی درگاہ
شریف مین دعائین مانگتے ہین " اپنا معمول اُن سے لے لیتے
ہین ۔ اب درگاہ شریف مین ناچ ہونے لگا ۔ دیکھو کوئی
ناچ دیکھ رہا ہے ۔ کوئی باؤلی مین سیڑھیون پر بیٹھا نہا رہا ہے
کوئی چت کوئی پٹ تیر رہا ہے ۔ کوئی دھما دھم اوپر سے کود
رہا ہے ۔ لوگ باؤلی مین کوڑیان پیسے پھینک رہے ہین ۔
لڑکے غوطے لگا لگا کر نکال رہے ہین ۔ سودے والے پکار
رہے ہین ۔ تازی گرما گرم کچوریان ہین ۔ برفی ہے تازی دودھ
کی ۔ مکھن ہے ملائی سے میٹھا ۔ کوزے ملائی کی برف کے کسیرو
ہین بیوے ۔ گھلے فالسے ہین شربت کو ۔ ڈالی ڈالی کا گھلا ہی
پیوندی ہے ۔ سیاہ پچھے ہین ہاتھون کے کھلونے
ہین باسے بجاون کے " ۔ کوئی مقراضی حلوا لئے بیٹھا ہے
کوئی کباب لونگچڑے کھچلے شیرمال ۔ باقرخانی ۔ خمیری
روٹی ۔ نہاری بیچ رہا ہے ۔ گگڑ والے حقہ پلاتے پھرتے ہین
تنبولی گلوریان بنا رہے ہین ۔ کٹورے چھنک رہے ہین فالودے والے

فالودہ - پن بھتا - تخم ریحان - اولے - گلاب پاشں - کٹورے تپچے لئے بیٹھے ہیں - لو! دوپھر ہوئی - اب میلہ ہمایون کے مقبرے مین آیا - دیکھو توکوئی بھول بھلیون مین بھولا بھولا کیسا ہکّا بکّا (حیران) پھر رہا ہے - کوئی ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا مین لیٹا آرام لے رہا ہے ایک طرف پتنگ بازی ہو رہی ہے - بگلا - کل چڑا* دو پلکا - دو پنا - کل دُمہ - کانڑا - کنکوا اڑ رہا ہے - کل سری (تکل کا نام) - لل ڈری کلیجہ جلی - دو باز پریون دار - الفن تکلین بڑھ رہی ہین - ایک دوسرے کی دھیری پکار رہا ہے - جو کوئی ہم سے نہ لڑائے اُس کی دھیری ہے - لو پینچ لڑ گئے - ڈھلین چلنے لگین - وہ کسی کا کٹ گیا - آہا!!! کیا غل مچایا ہے - وہ کاٹا - جس بیچارے کا کٹ گیا - اُس کا مُنہ تو کیا فق فق ہو رہا ہے - کسی کا ہتے پر سے اکھڑ گیا - کسی کا کنیا نے لگا - کسی کا چکرا رہا ہے - کسی کی دال چپّو ہو گئی - کوئی پچھم کر رہا ہے کوئی ٹھمکیان دے رہا ہے لو کنکوے بازی ہو چکی -

آہاہا!!! - دیکھنا وہ کسی شاہزادے کی سواری آئی آگے آگے سپاہیون کے تمن ہین - باجا بجتا آتا ہے - نقیب چوبدار پکارتے آتے ہین - صاحب عالم پناہ سلامت عماری مین آپ بیٹھے ہین

* کنکوے کا نام ہے ملے آپس مین مل گئے

خواصی مین مختار بیٹھا مورچھل کرتا آتا ہے پیچھے سوارون کا رسالہ چلا آتا ہے - مقبرے کے دروازے پر فیلبان نے ہاتھی بٹھا دیا سب جلوس ٹھہر گیا - سلامی اتاری کہارون نے نالکی لگادی - نالکی مین سوار ہو کر اندر آئے دو خواص مورچھل لے کر ادہر ادہر آگئے - اور سب ارد گرد ہو گئے - نقیب چوبدار آگے آگے "ہٹو بڑہو صاحب" کہتے چلے - مقبرے کے چبوترے پر سے پیدل اتر کر اوپر آئے - یہان پہلے سے فرش فروش ایک طرف کیا ہوا ہے - سپاہیون کا پہرہ لگا ہوا ہے اپنی مسند پر بیٹھ کے میلے کی سیر دیکھی - ناچ رنگ دیکھ سوار ہو گئے - شام تک سب میلے کے لوگ چنپت ہوئے - اب دیکھو! پتون اور چھلکون کے ڈھیر - مکھیون کی بھنکار کے سوا کچھ بھی دکھائی دیتا ہے - یا تو وہ گہما گہمی تھی - یا دیکھو اب کیا سناٹا ہو گیا - اب مقبرہ کیسا سائین سائین کرتا ہے - دیکھنے سے جی پریشان ہوتا ہے - لو صاحب سترہوین ہو چکی -

مدار صاحب

جمادی الاول کے مہینے کو مدار کا مہینا کہتے ہین - پہلی تاریخ ہوئی قلعہ کے نیچے مدار صاحب کی چھڑیان کھڑی ہوئیں - دیکھو! شام کو

چھیلب دار ڈھول بجاتے۔ مدار صاحب کی چھڑی لئے دیوان خاص میں آئے۔ بادشاہ برآمد ہوئے۔ مالیدون کے خوان آئے۔ چھیلب دار نے پھولون کی بدھی مدار صاحب کے سامنے رکھی۔ نیاز ہوئی۔ مالیدہ سب کو بٹ گیا۔ بدہی بادشاہ نے پہن لی۔ دیکھو! کیا لمبا لہکا لہبرا آیا۔ کرکری تاشس کا پھریرا ہے اور چاندی کی کٹوری ہے۔ چھیلب دار کو دیکر رخصت کیا۔ یہ نشان بادشاہ کی طرف سے مدار صاحب کی درگاہ مین چڑہے گا۔

خواجہ صاحب کی چھڑیان

جمادی الثانی یہ خواجہ معین الدین کا مہینا کہلاتا ہے۔ چودہوین تاریخ سے قطب صاحب مین دور دور کی خلقت آکے جمع ہوئی۔ اجمیر شریف مین حضرت خواجہ معین الدین چشتی رح کا بڑی دہوم سے عرس ہوتا ہے یہان سے اکٹھے ہو کر جو لوگ اجمیر شریف جاتے ہین اُسکو میدنی کہتے ہین۔ رات کو حضرت قطب صاحب کی درگاہ مین ختم ہوا صبح کو سولہوین تاریخ میدنی رخصت ہوئی۔ بادشاہ نے چاندی کا نشان تماحی کے پھریرے کا چڑہایا۔ تھوڑی دور جلوس کی سواری

۱؎ جھنڈا۔

سے میدنی کو پہنچانے گئے۔ دیکھو! جو لوگ اجمیر شریف گئے ہین اُن کے گھرون مین رات کو خواجہ صاحب کے گیت گائے جاتے ہین۔!

ایلو! اجمیر شریف سے لوگ پھر آئے۔ کنبے والون نے دہوئے ہوئے تل اور چاول اور کھانڈ سینیون مین خوان لگا کر ان کو بھیجے اس کو چاب کہتے ہین۔ تل ماش اور ٹکے تصدق کو جلیبیون کے کونڈے کپڑون کے جوڑے۔ خوان اور کشتیون مین لگا کر اُنھون نے وہان کی سوغاتین۔ درگاہ کا صندل۔ صندل کی کنگھیان۔ کنگھے۔ تسبیحان۔ تھولی۔ جا نمازیان۔ جے پور کے چادرے۔ انگوچھے۔ رومال۔ چندرمان۔ کلیان۔ چلمنین کٹوری عطر۔ سب کو دیا۔

رجب

اس مہینے کے پہلے یا دوسرے یا تیسرے یا چوتھے جمعہ کو مُردون کی تبارک ہوتی ہے۔ دیکھو! گھی کھانڈ اور میدے کی میٹھی روٹیان اوپر سونف اور خشخاس لگا کے تنور سے پکوائین۔ سورہ تبارک جو قرآن شریف مین ہے چالیس دفعہ پڑھوائی۔ ایک ستھری چوکی پر

دسترخوان بچھایا اُسپر روٹیان رکھین۔ کوری بدھنیون مین پانی بھر کر اور جوڑا۔ تسبیح۔ مسواک۔ جانماز۔ کنگھی۔ جوتی کشتی مین لگا کے سامنے رکھا۔ اگر سوز مین لوبان روشن کیا۔ نیاز ہوئی۔ بدھنیان اور جوڑا اور چوتھائی روٹیان مسجدون مین بھیجدین۔ باقی سب کو تقسیم ہوگئین اس کو تبارک کہتے ہین۔ اسی مہینے مین حضرت جلال بخاری کے کونڈے ہوتے ہین۔ دیکھو بڑے بڑے کونڈے مٹی کے آئے۔ پلاؤ۔ زردہ کھیران مین بھر کر نیاز دیکر لٹوا دیئے۔

شب برات

اس مہینے کی چودھوین تاریخ شاہزادون کے اُستاد لال سفید چمکتی ہوئی عیدیان لکھ لکھکر لائے۔ شاہزادون کو دین۔

عیدی

آمد شب برات جہان پر چراغ شد ۔۔ بازار از شگفتن او صحن باغ شد
انار و پھلجڑی و ہوائی و ماہتاب ۔۔ گلہائے بوستان بہین باغ باغ شد

اُستادون کو عیدی کے اشرفی روپے ملے۔ مکتبون مین چھٹی ہوئی دیکھو اب کوری کوری ٹھلیان آبخورے آئے ایک بڑی سی چوکی پر دھو دہلا کر پانی بھر کر رکھے گئے۔ شیر مالین اور میٹھے کی

رکا بیان ۔ قابین آئین ۔ اگر سوز مین یوہان روشن ہوا حضرت صلعم حضرت امیر حمزہ حضرت فاطمہ رض بڑبڑ پرے ۔ بابر بادشاہ اوت اور سب اپنے مردون کی جدا جدا قابون ۔ شیر مالون ۔ پانی کے آبخورون پر ۔ اور دودھ پیتے بچے جو مرے اُن کی دودہ کے آبخورون پر نیاز ہوئی حضرت فاطمہ کی نیاز کا بیوی زنون کو ۔ بابر بادشاہ کی نیاز کا خاص اُن کی اولاد کو ۔ باقی ہمہ شما کو بٹ گیا ۔ تیسرے پہر کو آتشبازی شاہزادون اور شاہزادیون کو تقسیم ہوئی ۔ دیکھوا رات کو بٹیون کے ہاتھی بھوڈل بھرے ہوئے مٹی کے اُن کی سونڈ اور سر پر چراغ بنے ہوئے بیٹیون کی ہڑیان بنگلے کی صورت کی مٹی کی بنی ہوئین اوپر چراغ بنے ہوئے ۔ روشن ہوئین ۔ سب نے مبارک بادی دی ۔ تاشے باجے نوبت خانے ۔ روشن چوکی والیان ! جا بجانے لگین ۔ بڑی خوشی ہوئی ۔ آتشبازی چھٹنے لگی ۔

لو اب بادشاہ امام باڑے مین آئے ۔ دیکھو ! اپنے ہاتھ سے روشنی کی ۔ کنگنی کی کھیر پک کے آئی ۔ ایک چمچے مین لے کر پہلے ذرا سی آپ چکھی ۔ پھر ایک ایک چمچا سب کو اپنے ہاتھ سے دیا ۔ مجرا کر کے سب نے لے لیا ۔ اپنی بٹھیک مین آئے خاصہ کھایا ۔ آرام کیا ۔

رمضان

دیکھو دو دن پہلے شتر سوار چاند کی خبر کو روانہ ہوئے ابر بدلی
کے سبب سے جو اُنتیسوین کو یہان چاند نہ دکھائی دیا - اور کہین کسی
گاؤن قصبے یا پہاڑ پر کسی کو نظر آ گیا تو سانڈنی سوار وہان کے
قاضی یا رئیس یا کسی معتبر آدمیون کی گواہی لکھوا - مار امار کرکے حضو
مین آئے - چاند کی خبر پہنچائی - بادشاہ نے عالمون سے فتویٰ
لیکر توپون کا حکم دیا - گیارہ توپین رمضان کے چاند کی چلین - جو
اُنتیسوین کو کہین چاند نہ دکھائی دیا تو تیسوین کی شام کو توپین چلین
سب بیگماتین حرمین سرتین ناموسین چھپی والیان گائنین شاہزادے
شاہزادیان مبارکباد کو آئین - تاشے باجے روشن چوکی
توپخانے والیان مبارک بجانے لگین - دیکھو بادشاہ کے ہان سے
پنیر کی چکلتیان - مصری کے کوزے سب کو تقسیم ہوئے لو دو گھڑی
رات آئی - وہ عشا کی اذان ہوئی - دیوان خاص مین نماز کی تیاری
ہوئی - باریدار نے عرض کیا - کرامات اجماعت تیار ہے بادشاہ
برآمد ہوئے - جماعت سے نماز پڑہی - ڈیڑہ سپارہ قرآن شریف کا
تراویحون مین سنا - پھر بیٹھک مین آئے کچھ بات چیت کی - بھنڈا

نوش کر پلنگ پر آرام کیا۔ ڈیرہ پہر رات باقی رہی۔ اندر محل۔ باہر نقار خانے۔ اور جامع مسجد مین پہلا ڈنکا سحری کا شروع ہوا سحری کے خاصے کی تیاری ہونے لگی۔ دوسرے ڈنکے پر دستر خوان چنا شروع ہوا۔ تیسرے ڈنکے پر بادشاہ نے سحری کا خاصہ کھایا۔ ٹھنڈا نوش فرمایا لو اب چار گھڑی رات باقی رہی۔ وہ صبح کی توپ چلی۔ کلی کی آب حیات پیا۔ اب کھانا پینا موقوف ہوا روزے کی نیت کی۔ صبح ہوئی۔ نماز پڑھی۔ درگاہ مین جا کر سلام کر۔ باہر ہوا خوری کو سوار ہوئے۔ سواری پھر کر آئی۔ محل مین لوگون کی کچھ عرض و معروض سنی۔ دوپہر کو سکھ کیا۔ تیسرا پہر ہوا محل مین تیندور گرم ہوا۔ بادشاہ کے لئے دیکھو ایک سنہری کرسی شیر کے سے پایون کی۔ پشت پر سنہری پھول پتے کٹے ہوئے مخمل کا گبہ نرم نرم اس پر بچھا ہوا تیندور کے سامنے لگی ہوئی ہے۔ بیگماتین حرمین۔ شاہزادیان اپنے ہاتھ سے بیسنی۔ روغنی میٹھی روٹیان۔ کلچے۔ تندور مین لگا رہی ہین۔ بادشاہ بیٹھے سیر دیکھ رہے ہین۔

کسی کی روٹی اچھی لال لال اُتری۔ وہ کیا خوش ہو رہی ہے کسی کی جل گئی۔ کسی کی تندور مین گر پڑی۔ کسی کی ادھ کچری رہ گئی

دیکھو ان پر کیا قہقہے لگ رہے ہین ۔ بیسیون لوہے کے چوٹھے گرم ہین ۔ پتیلیان ٹھنٹھنا رہی ہین ۔ اپنی اپنی بہادن کی چیزین آپ پکا رہی ہین ۔ دیکھو پتی ۔ نوبئے ۔ میتھی کا ساگ ہے ۔ کہین ہری مرچین ۔ موتیا کے پھولون کے نیچے کی سبز سبز ڈنڈیان ۔ بینگن کا دلمہ گھیے کی تلاجی ۔ بادشاہ پسند کریلے ۔ بادشاہ پسند دال ہے کہین بڑے ۔ پھلکیان ۔ بوریان ۔ شامی کباب تلے جاتے ہین کہین سیخون کے کباب حسینی کباب ۔ تکون کے کباب ۔ نان پاؤ کے ٹکڑے گاجر کا پچھا اور طرح طرح کی چیزین پک رہی ہین روزے بہلا رہی ہین ۔ ایلو کوئی روزے خور سامنے آگئی ۔ دیکھو اس کا کیا لکھا ہو رہا ہے ۔ کوئی کہتی ہے روزے خور خدا کے چور ۔ ہاتھ مین بٹیرا منہ مین کیڑا ۔ کوئی کہتی ہے ۔ روزے خورون پہ کیا تباہی ہے ۔ ٹوٹی جوتی پھٹی رزائی ہے ۔ آخر یہان تک اس کا ناک مین دم کیا کہ کھسیانی ہو کر سامنے سے چلی گئی ۔

ایلو وہ کسی کا رونا آ چھلا ۔ ہین اے بی یہ کیا ہوا ؟

کسی لونڈی باندی سے کچھ کام بگڑ گیا تھا ۔ آپ ہی سامنے برتن توڑ پھوڑ ۔ پکتی ہنڈیان چوٹھے پر سے پھینک پھینکا آپ ہی منہ تھوتھائے ۔ اٹواٹی کھٹواٹی لیے پڑی

ہین - منہ سے بولین نہ سر سے کھیلین - ایک آتی ہی سمجھاتی
ہے دوسری آتی ہے مناتی ہے - بوا خدا کا روزہ رکھو -
بندون پر ظلم توڑو ایسے روزے سے کیا فائدہ ؟ کتّے نے
نہ فاقہ کیا تم نے کیا - ایک دفعہ ہی تیکھی ہو کر جھلا کے بولین
بس بی بس - اپنی زبان کو لگام دو - اپنی کرنی اپنی بھرنی
تم بڑی خدا ترس ہو - کھڑی جنت مین جاؤ گی تو اپنے واسطے
ہم دوزخ کا کندہ ہین گے تو اپنے واسطے - چلو بی چلو - اس
چنڈالنی کے منہ نہ لگو - اس کے سر پر تو آج شیطان چڑھا
ہے - تھو تھو - چھائین پھوئین - خدا ایسے کے پرچھاوین سے
بچائے ✚ -

دیکھو ! مالنین دکانین لگائے محل مین پھولون کے
گنھنے گونتھ رہی ہین - سب فصل کے میوے ترکاریان
بیچ رہی ہین - ایک ایک پیسے کی چیز کے چار چار لے رہی ہین -
وہی بڑے فالودے پوریون والیان سر پر رکھے بیچتی پھرتی
ہین - لو عصر کا وقت ہوا - نماز ین پڑھ پڑھ کے روزے کشائی کی
تیاریان ہونے لگین - دیکھو ! ایک طرف گلاس طشتریان کابیان
پیالے پیالیان رنگ برنگ کی چینی کی - اور چھپے سینیون مین

لگے ہوئے رکھے ہین - ایک طرف کوری کوری جھجریان اور
صراحیان کاغذی آبخورے اور پیالے - چھوٹے چھوٹے ٹلکنون
پر رکھے ہین - اوپر صافیان پڑی ہوئی ہین - سب ترکاریان
میوے وغیرہ آکر رکھے گئے - سب کو چھیل بنا - کوئی سادی
کسی مین نون مرچ لگا مونگ کی دال دھو دھلا - کچھ کچی - کچھ
ابلی - کچھ لال مرچون کی - کچھ کالی مرچون کی بنا ہو کر طشتریون
اور رکابیون مین لگا ئین - رنگترون کو چھیل کھانڈ ملا راحت
جان بنا اور کیلے کے قتلے - چھوٹون کا قیمہ کرکے کھانڈ ملا کر
پیالون مین رکھا - تلی ہوئی مونگ - چنے کی دال بین کی
سوّیان نکتیان بھنے ہوئے پستے بادام نون مرچ لگے ہوئے
بادام پستون کے نقل - چھوارے - کشمش وغیرہ طشتریون
مین رکھے - انگور انار فالسے - تخم ریحان فالودے - میوے کا
شربت - لیمو کا آبشورہ بنا کر گلاسون مین رکھا - دیکھو اب
اپنے ہاتھہ کا سالن وغیرہ - اور روزہ کشائی آپس مین بٹ رہی
ہے - مین نے تم کو بھیجی ہے - تم نے مجھکو بھیجی -
لو اب روزے کا وقت قریب ہے کوئی نڈھال
پڑی ہے - کوئی کہتی ہے - اچھی پیاس کے مارے

حلق مین کانٹے پڑ گئے۔ کوئی کہتی ہے۔ ہائے بھوک کے مارے
کلیجہ ٹوٹا جاتا ہے۔ روزے مین کتنی دیر ہے سب کے کان
توپ پر لگے ہوئے ہین۔ ایک ایک پل گن گن کر کاٹ رہی
ہین۔ ہرکارون کی ڈاک بیٹھی ہوئی ہے۔ ایلو وہ سورج غروب
ہوگیا۔ مشرق سے سیاہی اُٹھی۔ روزے کا وقت ہوا بادشاہ
نے توپ کا حکم دیا۔ ہرکارون نے جھنڈیان ہلائین۔ وہ روزے
کی توپ چلی۔ دھائین۔ اذانین ہونے لگین اُس وقت کی
خوشی دیکھو۔ کیسی توپ کی آواز سے چونچال ہوگئین پہلے
ذرا سے آب زمزم یا مکے کی کھجور یا چھوارے سے روزہ کھولا
پھر شربت کے گلاس ہاتھ مین لے چمچون سے شربت پیا۔ کسی نے
پیاس کی بیتابی مین گلاس ہی مُنہ سے لگا غٹ غٹ پی لیا۔ ذرا
ذرا سی دال ترکاری میوہ وغیرہ چکھا۔ پھر نماز پڑھ پڑھ کے گلوریان
کھائین سارا رمضان اسی چہل پہل مین گذر گیا۔

الوداع

آخری جمعہ کو الوداع کی نماز کی تیاری ہوئی۔ بادشاہ جلوس سے
سوار ہوئے۔ جامع مسجد کی سیڑھیون کے پاس کہارون نے ہوادار

ہاتھی کے برابر لگا دیا ۔ بادشاہ ہوادار مین سوار ہو جامع مسجد مین
آئے حوض کے پاس آکر ہوادار مین سے اترے آگے خاص بردار (دار)
نقیب چوبدار ہٹو بڑھو کرتے پیچھے شاہزادے امیر امرا ادب
قاعدے سے اندر آئے ۔ دیکھو امام کے پیچھے بادشاہ کا مصلے (جانماز)
بائین طرف ولیعہد کا ۔ دائین طرف اور شاہزادون کے مصلے
لگے ہوئے ہین ۔ بادشاہ ولیعہد اور شاہزادے اپنے اپنے
مصلون پر آکر بیٹھے ۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا ۔ امام جی منبر پر
کھڑے ہوئے ۔ قورخانے کے داروغہ نے تلوار امام جی
کے گلے مین ڈالی ۔ قبضہ (سلح خانہ) پر ہاتھ رکھکر امام جی نے خطبہ پڑھنا
شروع کیا ۔ جب خطبہ پڑھ چکے اور اور بادشاہون کے نام لے
چکے ۔ جس وقت بادشاہ وقت کا نام آیا تو توشے خانے کے داروغہ
کو حکم ہوا اُس نے امام جی کو خلعت پہنایا ۔ تکبیر پر تکبیر ہوئی امام
نے نیت باندھی سب نے امام کے ساتھ نیت باندھی دو
رکعتین پڑھ کر سلام پھیرا ۔ دعا مانگی ۔ سُنتین پڑھ کر بادشاہ
آثار شریف مین آئے ۔ زیارت کی ۔ پھر سوار ہو کر قلعہ مین
آئے ۔ انتیسوین تاریخ ہوئی سانڈنی سوار چاند کی خبر کو روانہ
ہوئے ۔ دیکھو سب کی آنکھین آسمان پر لگی ہوئی ہین

اگر چاند دیکھہ لیا یا کہین سے گواہی شاہدی آگئی تو بڑی ہی خوشی ہوئی۔ اوہو بھی جوان عید ہوئی۔ نقار خانے کے دروازے کے سامنے حوض پر سبھیپ تو پین عید کے چاند کی دھنادھن چلین۔ مبارک سلامت ہونے لگی شادیانے بجنے لگے۔ نہین تو پھر تیسوین کو یہ رسمین ہوئین۔

عید الفطر

رات کو تو پین ڈیرے خیمے فرش فروش عیدگاہ روانہ ہوا۔ سواری کا حکم ہوا۔ ہاتھی رنگے گئے۔ صبح کو بادشاہ نے حمّام کیا۔ پوشاک بدلی جواہر لگایا۔ خاصے والیون نے جلدی سے دسترخوان بچھا۔ سوّیان دودھ۔ اولے بتاشے چھوارے خشکا کھڑی مسور کی دال اُس پر لگادی۔ بادشاہ نے نیاز دی۔ ذرا ذرا سا چکھ کے کلی کی۔ باہر برآمد ہوئے۔ جسولنی نے خبرداری بولی۔ باہر ترئی ہوئی۔ سب جلوس قاعدے سے کھڑا ہو گیا۔ فوجدار خان نے ہاتھی بٹھا دیا۔ کہارون نے ہودا تلون کے برابر لگادیا۔ بادشاہ ہودے مین سوار ہوئے۔ دیوان عام مین سواری آئی۔ احتشام توپخانے کی توپون کی اکیس۲۱ آوازین ہوئین قلعہ کے دروازے پر پلٹنون نے سلامی اتاری۔ اکیس۲۱ توپین چلین

عیدگاہ کے دروازے پر سواری پہنچی۔ جلوس دو طرفہ کھڑا ہو گیا سلامی اُتاری توپین سلامی کی چلنے لگین۔ دروازے پر سے بادشاہ ہوادار مین اور ولیعہد نالکی مین اور سب پیدل عیدگاہ کے اندر آئے چبوترے پر سے اُتر کر خیمے مین اپنے مصلّون پر کھڑے ہو گئے۔ مُکبّر پر تکبیر ہوئی۔ سب نمازیون نے صفین درست کین۔ امام جی کے ساتھ سب نے نیت باندھی۔ دو رکعتین پڑھکر سلام پھیرا۔ سب کھڑے ہو گئے۔ بادشاہ ولیعہد شاہزادے اپنے مصلون پر بیٹھے رہے۔ امام جی کو خطبہ کا حکم ہوا توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کے گلے مین کلابتونی پرتلہ اور تلوار ڈالی امام جی نے منبر پر کھڑے ہو کر تلوار کے قبضہ پر ہاتھ رکھکر خطبہ پڑھا۔ جب بادشاہ کا نام آیا۔ توشہ خانے کے داروغہ نے امام جی کو خلعت پہنایا۔ دعا مانگی۔ خطبہ کی ایک توپ چلی۔ اب دھوپ چڑھ گئی تھی۔ بادشاہ نگدمبر مین سوار ہوئے دیوان خاص مین آئے تختِ طاؤس پر بیٹھکر دربار کیا۔ نذرین لین۔ پھولون کے طرّے اور ہار سب کو مرحمت ہوئے محل مین داخل ہوئے۔ چاندی کے تخت پر بیٹھ کے محل کی نذرین لین خاصہ کھایا سکھ کیا۔

عید الاضحیٰ

ذالحجہ کے مہینے کی دسوین تاریخ صبح کو جلوس سے سوار ہوئے۔ عیدگاہ مین آئے۔ دوگانہ ادا کیا۔ دیکھو جو جو باتین عید الفطر مین ہوئی تھین وہی سب اس مین ہوئین مگر آ بات اس مین زیادہ ہے کہ عیدگاہ کے اندر جنوب کی طرف ایک بڑا سا خیمہ کھڑا ہے۔ بیچون بیچ مین ایک چبوترہ بنا ہوا ہے اُس پر بادشاہ کی مسند لگی۔ پیچھے دو خیمے زنانے کھڑے ہوئے ہین ارد گرد بڑے بڑے سیراپچے (قناتین) کھچے ہوئے ہین۔ ایک اونٹ بانات کی جھول پڑی ہوئی سینہ پر چونے کا نشان کیا ہوا رسون مین جکڑا ہوا فراش پکڑے کھڑے ہین۔ دیکھو اب اونٹ کی قربانی ہوتی ہے۔ بادشاہ اُونٹ کے پاس آئے۔ فراشون نے ایک بڑی سی چادر بادشاہ اور اونٹ کے بیچ مین تان لی۔ قور خانے (سلیح خانہ) کے داروغہ نے بادشاہ کے ہاتھ مین برچھی دی قاضی نے اونٹ کی قربانی کی۔ دعا پڑھوائی۔ بادشاہ نے دعا پڑھکر چونے کے نشان پر اونٹ کے تاک کر برچھی ماری۔ قاضی نے اُسے ذبح کیا۔ بادشاہ سوار ہو کر خیمے کی سہ دری کے پاس آئے اب یہان ایک دنبہ مہندی مین رنگا ہوا کھڑا ہے۔ بادشاہ نے اُسکی قربانی کی خیمے مین آئے مسند پر بیٹھے۔ بائین طرف ولیعہد دائین طرف اور شاہزادے بیٹھ گئے

امیر امرا سامنے ہاتھ باندھکر کھڑے ہو گئے - خاصے والون نے
جھٹ پٹ دستر خوان بچھا اونٹ اور دُبنے کی کلیجی کے کباب اور
شیرمالین اُسپر لگا دین - بادشاہ نے پہلے ایک ٹکڑا شیرمال کا
اور ذرا سا کباب آپ منہ مین ڈالا پھر ولیعہد اور شاہزادون اور
معزز امیرون کو جو حاضر تھے کباب اور شیرمالین اپنے ہاتھ سے
دین - سب نے مجرا کرکے لے لین - دربار برخاست ہوا خیمے مین
زنانہ ہو گیا - بیگماتین آئین - بادشاہ نے خاصہ کھایا - تھوڑی دیر
ٹھیر کے سوار ہوئے - دیوان خاص اور محل مین آکے وہی عید کی طرح
دربار کیا - نذرین لین - قربانی کے بکرے حیثیت کے موافق سب کے
ہان بھیجے گئے -

سلونو

اس رسم کا ذکر یون سنا ہے کہ عزیز الدین عالمگیر ثانی بادشاہ
سے اُن کے وزیر غازی الدین خان کو دشمنی تھی - ایک دن ایک
ڈہکوسلا بنا کر عرض کیا کہ حضور پُرانے کوٹلے مین ایک فقیر صاحب
کمال آئے ہین - بادشاہ نے حکم دیا اچھا بلاؤ - اُس نے کہا بہت
خوب - دوسرے دن پُرانے کوٹلے مین ایک موقع کا مکان تجویز کر

دو آدمی خنجر سے کر وہان چھپوان کھڑے کر دیئے اور بادشاہ سے
جھوٹ موٹ آکر عرض کیا۔ کہ کرامات فقیر صاحب کہتے ہین۔
ہم آپ بادشاہ ہین۔ بادشاہ کو غرض ہے تو آپ ہمارے پاس
چلے آئین۔ بادشاہ کو فقیرون سے بہت اعتقاد تھا۔ فرمایا ہم
آپ چلتے ہین جب کوٹلے ین پہنچے۔ وزیر نے عرض کیا جہان پناہ!
فقیر صاحب یہ بھیڑ بھاڑ دیکھکر ناراض ہونگے۔ بادشاہ نے حکم دیا
اچھا سب یہین ٹھیرین بادشاہ تن تنہا وزیر کے ساتھ اندر گئے۔
جاتے ہی ان دونون نابکارون نے بادشاہ کے خنجر بھونک دین
اور کام تمام کرکے لاش کو دریا کی طرف نیچے پھینک دیا۔ آپ وہان
سے چنپت سنے وزیر باہر آیا۔ لوگون نے پوچھا حضور کہان ہین؟
کہا فقیر صاحب پاس بیٹھے ہین۔ مجھ سے خوابگاہ مین سے ایک کاغذ
منگوایا ہے وہ لینے جاتا ہون۔ تم سب یہین کھڑے رہو مین ابھی
الٹے پاؤن آتا ہون۔ یہ فقرہ گھڑ کے یہ بھی وہان سے سٹک گیا۔ ادہر
دریا کی طرف سے کوئی ہندنی چلی آتی تھی کہین اس کی نگاہ پڑی کہ
کسی کی لاش پڑی ہے پاس آکر دیکھا تو پہچانا کہ ارے یہ تو ہمارے بادشاہ
ہین۔ ہے ہے کس ظلمی نے یہ کام کیا۔؟ وہین بیٹھ گئی جب بہت
دیر ہوگئی تو یہ لوگ گھبرائے اور درانہ اندر گھس گئے وہان دیکھین

تو بادشاہ نہ فقیر - اِدھر اُدھر دیکھنے بھالنے لگے - نیچے جھک کر جو دیکھیں
تو بادشاہ قتل ہوئے پڑے ہیں - اور ایک ہندنی پاس بیٹھی ہوئی
نگہبانی کر رہی ہے - لاش کو اُٹھا کر لائے - نہلا دُھلا ہمایون کے مقبرے
مین دفن کیا - شاہ عالم بادشاہ نے اُس ہندنی کی اِس خیر خواہی پر کہ
اس نے میرے باپ کی لاش کی رکھوالی کی - اُس کو اپنی بہن بنایا اور
بہت سا کچھ اُس کو دیا - بہنون کی طرح ساری رسمین اُس سے برتے
رہے وہ بھی بھائی سمجھکر اپنی رسم کے موافق سلونو کے تیہوار کو بہت
سی مٹھائی تھالون مین لے کر آتی تھی اور بادشاہ کے ہاتھ مین سچے
موتیون کی راکھی باندہتی تھی - بادشاہ اُس کو اشرفیان اور روپے
دیتے تھے - شاہ عالم کے بعد اکبر شاہ نے اُس سے اور بہادر شاہ نے
اُس کی اولاد سے یہ رسم نباہی -

دسہرہ

دسہرہ کے دن بادشاہ نے دربار کیا - دیکھو ! پہلے ایک نیل کنٹھ
بادشاہ کے سامنے اڑایا - ایلو وہ باز خانے کا داروغہ باز اور شکرا لیکر آیا
بادشاہ نے باز کو لیکر ہاتھ پر بٹھایا - لو دربار برخاست ہوا تیسرے پہر
کو اصطبل خاص کا داروغہ خاص گھوڑون کو مینہدی سے رنگ رنگا

رنگ برنگ کی اُن پر نقاشی کر سونے روپے کے ساز لگا کر جھروکون کے نیچے لایا۔ بادشاہ نے گھوڑون کا ملاحظہ کیا۔ داروغہ کو انعام دیکر رخصت کیا۔

دوالی

لو آج پہلا دیا ہے۔ دیکھو محل مین سب کی آمد و رفت بند ہو گئی سقنیان۔ دھوبنین۔ مالنین۔ کہاریان۔ حلالخوریان تین دن تک محل سے باہر نہ نکلنے پائین گی۔ اور نہ کوئی ثابت ترکاریان محل مین آنے پائین گی۔ بینگن۔ مولی۔ کدو گاجر وغیرہ اگر کسی نے منگائی بھی تو باہر سے ترشی ہوئی آئی۔ اس لئے کہ کوئی جادو نکرے۔ تیرے کے دیئے کو دیکھو آج بادشاہ سونے چاندی مین تلین گے۔ ایک بڑی سی ترازو کھڑی ہوئی۔ ایک طرف پلڑے مین بادشاہ بیٹھے۔ دوسری طرف چاندی سونا وغیرہ بادشاہ کے برابر تول کے محتاجون کو بانٹ دیا۔ ایک بھینسا۔ کالا کمبل۔ کڑوا تیل۔ ست نجا۔ سونا۔ چاندی نقد وغیرہ بادشاہ پر سے تصدق ہوا۔ قلعہ کی برجون کی روشنی کا حکم ہوا کھیلین۔ بتاشے۔ کھانڈ اور مٹی کے کھلونے ہٹڑیان اور ہاتھی ٹٹی کے اور گنون کی پھاندیان۔ نیبو۔ کہاریان سر پر رکھے جھولنیان

اُن کے ساتھ ساتھ گھر گھر بانٹتی پھرتی ہین - رات کو بیٹیون کے ہاتھی
ہتّیون کی ہٹریان کھیلون بتاشون سے بھری گئین - اُن کے آگے
روشنی ہوئی - نوبت - روشن چوکی - اور باجہ بجنے لگا - چارون کونون
مین ایک ایک گنا کھڑا کیا - نیبون مین ڈورے ڈال کر اُن مین لٹکائے
صبح کو وہ گنے اور نیبو حلال خوری کو دیدیے - رتھ بان بیلون کو بنا
سنوار - پاؤن مین مہندی لگا رنگ برنگ کی اُس پر نقاشی کر سینگون
پر قلعی اور سنگوٹیان ہاتھون پر کارچوبی پٹے اور سنکھ - گلون مین
گھنگرو اور کارچوبی باناتی جھولین پڑی ہوئین - چھم چھم کرتے چلے آتے
ہین - بیلون کو دکھا انعام اکرام سے اپنے کارخانون مین آئے دوالی ہو چکی

ہولی

دیکھو! ہولی مین جتنے سانگ شہر مین بنے سب بادشاہ کے
جھروکون کے نیچے آئے - انعام لیکر رخصت ہوئے -

جھروکون کا زنانہ

دیکھو! بادشاہی جھروکون کے نیچے باغ ہے باغ کے نیچے دریا بہتا
ہے دریا کے کنارے خیمے کھڑے ہین - بیچ مین کشتیان چھوٹین کشتیون

مین بھی خیمے پڑے۔زنانے کا حکم ہوا۔دور دور تک ریتی مین پہرے لگ گئے کہ غیر کی بھنبھی بھی نہ دکھائی دے۔چھوٹے چھوٹے بچّون اور عورتون نے دگا بین لگا یئن خضری دروازے سے آتر کر شاہزادے اور شاہزادیان۔محل۔نو محلے کے سلاطین اور اُن کی بیگماتین خیمون مین آکر جمع ہوئین۔ایلو وہ بادشاہ کی سواری آئی دیکھنا کہاریان کیا بے تکان ہوا دار کندہون پر لئے چلی آتی ہین۔ساتھ ساتھ خوجے مورچھل کرتے بھنڈا ہاتھ مین لئے اور حبشنیان۔ترکنیان وغیرہ چلی آتی ہین وہ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو۔ایلو سب کھڑے ہو گئے مجرا کیا۔بادشاہ جہان نما مین آکے بیٹھے۔باغ لوٹنے کا حکم دیا۔ اہاہا!۔دیکھنا کیا سر پر پاؤن رکھ کے دوڑین جیسے ٹڈی دل آہنڈ کرتا ہے۔دم بھر مین سارے باغ کو نوچ کھسوٹ ڈالا کسی نے میوہ کھٹون کی جھولیان بھر لین۔کوئی کیلے کی گیل پکڑے کھڑی ہے ایک ایک کو کھڑی جھنجتی ہے۔اچھی بوا آئیو۔یہ نگوڑی شیطان کی آنت تڑوائیو۔بھلا اس لٹس اور لوٹم لاٹ مین کون کسی کی سنتا ہے؟۔

کوئی آمون کے درختون پر پتھر مین مار رہی ہے۔کوئی چاکو سر وتون سے بیٹھی گنّے کاٹ رہی ہے۔لونڈیان باندیان جو ذرا

دل چلی تھین - جھپ جھپ درختون پر چڑھ گئین توڑ توڑ کر وہین بکر بکر کھانے لگین -

اہا ہا! دیکھنا کوئی تو گدے سے نیچے گر پڑی - کسی کے کانٹا کسی کے کھڑ نیچ لگی - بھون بھون بیٹھی رو رہی ہین - وہ وئی جھلسا لگے اس باغ کو مجھہ سر مونڈی کے تو کچھہ بھی ہاتھہ نہ آیا - مفت مین لہولہان ہوگئی - لو باغ لٹ چکا -

دیکھو! نیبو نارنگی انار کھٹون وغیرہ کی جھولیان بھرے - ہاتھون مین گنے لئے خوش ہوتی گرتی پڑتی چلی آتی ہین - کوئی بیچاری جو خالی ہاتھ ہے تو کیا خفت کے مارے کتراتی کنیاتی آنکھ چرائے - خفیف خفیف اپنا سا منہ لئے چلی آتی ہے - سب اُس کو چھیڑتی نکو بناتی چلی آتی ہین - بس خفیف - دیکھو ہم یہ جھولیان بھر بھر کر لائے - لو ہم سے لے لو - تم اپنے جی مین نہ کڑھو وہ کہتی ہین - بوا تمہارا تم ہی کو مبارک رہے بھاڑ مین پڑو - کیا موئی چار کوڑی کی چیز کے لئے اپنا منہ ہاتھ کانٹون سے نچواتی - اپنی ایڑی چوٹی پر سے صدقے کرون - ایسی کیا نعمت کی مان کا کلیجا تھا - اہا ہا! سچ کہتی ہو - تمہاری خفت ہماری سر آنکھون پر اچھی یہ بتاؤ بھئی تم گئین کیون تھین؟ ایک ایک کا منہ تکنے - بوا

تمھاری وہی لومڑی کی کہاوت ہے - انگور کے درخت کے نیچے آئی - خوشے لٹکے ہوئے دیکھکر بہت للچائی - بہت سی اُچھلی کودی جب کچھہ نہ ہاتھ آیا یہ کہتی چلی گئی ابھی کچّے ہین کون دانت کھٹّے کرے -

لو اب خیمون مین آکر ناچ رنگ دیکھنے لگین - ناؤن مین بیٹھکر دریا کی سیر کرنے لگین - دریا کے کنارے آپس مین جھینٹم جھانٹا لڑنے لگین دیکھو کسی کا پاؤن کیچڑ مین پھسل گیا - ساری لت پت ہو گئی - کوئی دلدل مین پھنس گئی - ان پر کیسے قہقہے پڑ رہے ہین - وہ خفا ہوتی اور رنگی ہو ہو کر ایک ایک کو چیختی اور پکارتی ہین - اے بی اکّی ! اے بی ڈھکّی ! اچھی ادہر آئیو - ذرا ہمین اس کیچڑ مین سے نکالیو - کوئی تو جان بوجھکر اناکانی دیتی ہے - کوئی کہتی ہے لو اٹپکی پڑے تمھارے ڈھنگون پر اچھی کیچڑ مین کیون جا پھنسین - اللہ رے تمھارا موٹا دیدہ ! دلدل مین جا کودین سچ مچ دریا کو دیکھکر آنکھین پھٹ گئین یا دیدے پتھرا گئے -

غرض خوب سی بولیان ٹھولیان مار کر اُن کو نکالا - لو اب پچھلے کا وقت آیا بادشاہ کو گلابی پوشاک پہنائی اور سب نے سر سے پاؤن تک گلابی کپڑے پہنے جدھر دیکھو گلابی پوش دکھائی دیتے ہین دریا کے کنارے گویا گلابی باغ کھل گیا سب سلاطینون کے گلابی کپڑے گلابی پگڑیان - کندھون پر بندوقین گلے مین پرتلے - کمر مین تلوارین

ہین۔کوئی صوبہ دار۔جمعدار۔دفعدار۔نشان بردار۔کوئی تاشے باجے والا۔کوئی نقیب بنکر اپنی پلٹن جمائے کھڑے ہین اوہو! وہ چاندی کا پنکھا مہتاب باغ مین سے اُٹھ کر دھوم سے آیا۔سلاطینون کی پلٹن نے سلامی اُتار پنکھے کے آگے ہوئی اُس کے پیچھے تاشے باجے اور روشن چوکی والیان چلین۔ان کے پیچھے ہوادار مین بادشاہ اور شاہزادے شاہزادیان۔ سلاطینون کی بیگماتین۔تخت کے اردگرد پنکھے کے ساتھ چلین درگاہ مین جا کے پنکھا چڑھا دیا۔

بادشاہ اپنی بیٹھک مین آبیٔے اور سب اپنے اپنے گھر گئے۔

باغ کا زنانہ

بادشاہ کے موتی محل کے آگے ایک بہت بڑا باغ ہے حیات بخش اُس کا نام ہے۔بیچون بیچ مین ساٹھ گز سے ساٹھ گز چوکور حوض ہے۔حوض مین جل محل ہے۔شمال اور جنوب کو آمنے سامنے ساون بھادون دو مکان سر سے پاؤن تک

سنگ مرمر کے ہین۔ اُن کے بیچ مین چھوٹے چھوٹے حوض ہین
حوض مین پانی کی چادرین گرتی ہین۔ چارون طرف لال پتھر کی
بڑی بڑی چار نہرین ہین۔ اُن مین پانی جاری ہے۔ نہرون کے
گرد لال پتھر کی گلکاری کی کیاریان۔ کیاریون مین۔ گیندا۔ گل منہدی
گل نورنگ۔ شبّو۔ زنبق۔ گل طرہ۔ سورج مکھی وغیرہ کھل رہا ہے
موتیا۔ چنبیلی۔ جوئی۔ رائے بیل۔ گلاب۔ سیوتی۔ مدمالتی۔
مولسری کے پھولون سے سارا باغ مہک رہا ہے۔ بلبل چہک
رہی ہے۔ سبزہ لہک رہا ہے۔ دیکھو آم۔ شہد کوزہ*۔ بتاشہ
بادشاہ پسند۔ محمد شاہی لڈو وغیرہ۔ اور انار۔ امرود۔ جامن
رنگترہ۔ نارنگی۔ چکوترہ۔ کھٹّا۔ نیبو۔ انجیر۔ شہتوت۔ بہدانہ
فالسہ۔ کھرنی۔ آڑو۔ شفتالو۔ آلوچہ۔ سیب۔ انگور۔ ناشپاتی
کمرک۔ بیری۔ کٹھل۔ بڑھل۔ پاکھل۔ گکروندہ۔ وغیرہ کے درخت
پھل پھولون مین لدے ہوئے جھوم رہے ہین۔ مینہہ کا جھمکا
لگ رہا ہے۔ مور جھنگار رہے ہین۔ پپیہا پیہو پیہو کر رہا ہی
کوئل کوک رہی۔ اِلیوہ باغ کا زنانہ ہوا اور حکم ہوا کہ سر
سے پاؤن تک سب لال جوڑے پہنکر آئین۔ دیکھو سب نے

* آم کا نام ہے۔

لال جوڑے رنگوائے - مارا مار کرکے اُن پر مصالحہ ٹکوائے - باغ
گوٹہ کناری
مین خیمے کھڑے ہوئے - حوض کے گرد لکڑیون کی پاڑین بندھین
اُن پر فرش ہوا - ایک طرف بادشاہ کی جہان نما کھڑی ہوئی - حوض
خیمہ وخرگاہ
مین نواڑ کے چھوٹے دو کانین لگین - مالنین - پنواڑنین - اور ترکاری
میوے - گوٹہ - کناری - کپڑے والیان قرینے سے
بیٹھی ہین - بڑے والیان بڑے اور پوریان پھلکیان تل رہی
ہین - کبابنین کباب لگا رہی ہین - دہی بڑے والیان دہی
بڑے بیچتی پھرتی ہین - بساطی اور سادہ کارون کے لڑکے
طرح طرح کا اسباب اور انگوٹھیان چھلے لئے بیٹھے ہین حلوائیون
کے چھوکرے پوریان کچوریان مٹھائیان بیچ رہے ہین -

اہاہا! ذرا بچھیرہ پلٹنون کو تو دیکھو - کیا چھوٹے چھوٹے
لڑکے تلنگون اور نجیبون کی سی وردیان پہنے بندوق توسدان
لگائے - قطار باندھے برابر قدم سے قدم ملائے چلے آتے
ہین - ایلو وہ ننھی ننھی توپین سنئے گولنداز - نیلی وردیان
پہنے - توپین کھینچے لئے آتے ہین جا بجا بچھیرہ پلٹنون کے پہرے
لگ گئے - توپین الگ ایک جائے کھڑی ہو گئین - لو باغ
کی تیاری ہو چکی - اب بیگماتین اور شاہزادیان آنی شروع

ہوئین ۔ لال لال چُوچہاتے جوڑے جھجھاتے پہنے ہوئے سوئے
مین ہیلی موتیون مین سفید چھم چھم کرتی چلی آتی ہین ۔ ساتھ
ساتھ انّا مغلانیان ۔ مانی ۔ ددا ۔ چھوچھو ۔ ہیّا ۔ نوکرین ۔ چاکرین
لونڈیان ۔ باندیان ۔ ہاتھون چھاؤن اللہ ۔ بسم اللہ کرتی صدقے
قربان ہوتی چلی آتی ہین ۔ دیکھنا بلائون ۔ صدقے گئی
واری گئی ۔ بیچ بیچ مین چلو ۔ سفید چادر اوڑھ لو ۔ اِس چھتے
مین چوٹی والا رہتا ہے ۔ اور رسّی کا بھی ڈر ہے ۔ دور پار شیطان
کے کان بہرے ۔ کسی کا کہین سایہ جھپیٹا نہ ہو جائے ۔ تو یہ بوڑھا
چونڈا کورے اُسترے سے مُنڈ جائے ۔ جو کسی نے بناؤ کوٹو کا
تو قہر آگیا ۔ انّا ۔ مانی ۔ ددا ۔ پنجے جھاڑ کے اُس کے پیچھے چمٹ
گئین ۔ حُف تمہاری نظر ۔ تمہارے دیدون ۔ رائی نون ۔ دیکھو
تمہاری ایڑی مین گو لگا ہوا ہے ۔ اچھی دیکھیو اُس کلجبی نے ایسا
ہونسا مجھے تو آج اپنی بچی کا پنڈا کچھ پھیکا پھیکا دکھائی دیتا ہے
ذرا اُس کلھیاری کے پاؤن تلے کی مٹی چولھے مین جلائیو ۔
دیکھو اب باغ مین چارون طرف گانا بجانا اور آپس مین
ہمجولیان ملکے جھولون اور ہنڈولون مین جھول رہی ہین ۔ ایک
ایک پر بولیان ٹھٹھولیان ۔ مار رہی ہین ۔ آج تو اِس لال جوڑے

پر چوٹ ہے - پھوٹ بوا تم کو کون سنہری جوڑے کو کالی
گوٹ لگا کلیجی پھیپڑا کر دیا - واہ - اچھی یہ برا معلوم ہوتا ہے
خاک تمہاری ارواح - اچھی تمہین کیا نہین سوجھتا - دشمنون
کے دیدے پٹم ہو گئے - ایلو ٹاٹ کی انگیا مونجھ کا بخیہ
در گور تمہاری صورت یہ موا صدقے کا دوپٹا اِس پر یہہ
بھاری مصالحہ - اہاہا ! کوے کی چونچ مین انار کی کلی - اِس
کلوٹی شکل پر یہ لال جوڑا کیا کھلتا ہے - بی تمہاری وہی
کہاوت ہے کہ آ بوا لڑین لڑے ہماری بلا - بلا لیجائے
تمہین چلا - چلو ہونے لگی - ذراسی بات تم سے پوچھی
تھی - تم تو جھاڑ کا کانٹا ہو گئین - دیکھنا سڑدولی پاؤن کھار
آئین ہیوی نوبہار - اچھی مین کہتی ہون تمہارا کیون ہڑڑا
گیا ہے - آدمی کدھر اڑ گئے جو اکیلی پانچے پھڑ کاتی پھرتی
ہو - او ہو ہو - اچھی تمہین ہماری جان کی قسم - ہمارا حلوا
کھائے - ہمین کو ہے کرکے پیٹے جو اِس بڑہیل کی دربیچ
کو نہ دیکھے - سر گالا منہ بالا - سینگ کٹا بچھڑون مین ملین - منہ
مین دانت نہ پیٹ مین آنت - لال جوڑا اٹکائے کیا ٹھسے
بیٹھی ہین - ایلو ! یہ اور تھرتوڑا کہ پوپلے منہ مین مسی کی دھڑی

اور سوکھے ہاتھوں مین منہدی بھی لگی ہوئی ہے۔
اچھی یہ لال کپڑے تو خیر بادشاہ کا حکم ہے۔ مگر کمبخت یہ منہدی اور مسی کی دھڑی جمائے بغیر کیا ان کی سرتی نہ تھی دیکھو لونڈیون پر غصہ ہو رہا ہے۔ اری گل بہار۔ نوبہار سبزہ بہار۔ چنپا۔ چنبیلی۔ گل چمن۔ نرگس۔ مان کنور انند کنور۔ چنچل کنور۔ مبارک قدم۔ نیک قدم۔ کدھر اٹھ گئین ایلو! وہ باغ مین کدکڑے لگاتی پھرتی ہین۔ سگڈے مارتی پھرتی ہین۔ بھلاری علامہ دھر۔ قطامہ۔ چڑیل۔ مالزادی قحبہ بچی۔ سر مونڈی۔ ناک کاٹی۔ ایسی شتر بے مہار ہو گئین ایسا دیدے کا ڈر نکل گیا۔ سب کو ازار مین ڈال کر پہن لیا۔ کام کلج پر دیدہ ہی نہین لگتا۔ ایک جائے پاؤن ہی نہین ٹکتا۔ جلے پاؤن کی بلّی کی طرح نچلی ہی نہین بیٹھین۔ سارے باغ کے جائے لیتی پھرتی ہین۔ مین لہو کے گھونٹ بیٹھی گھونٹ رہی ہون۔ کیسے تنکلے کے سے بل نکالتی ہون۔ کوئی دن کو یاد کرو بچّون کو شور بل رہا ہے۔
بوا تم بھی کیا نین متنی (روتی) ہو۔ ذرا ذرا سی بات پر ٹسوے بہاتی ہو۔ ایسی کیا انوکھی۔ اچرج۔ جانِ آدم۔ نعمت کی مان کا کلیجہ

چیل کا موت ۔ عنقا چیز تھی جو تم ایسی بلک گئین ۔ چھوٹی بہن تھی اگر اُس نے لے لیا تو کیا ہوا ۔ آؤ مین تمہین اور منگا دونگی اچھی دیکھتی ہو اِس فتنی کو کیا شیطان چڑھا ہے کیسے دہیئے مچار کھے ہین ۔ اپنا لہو پانی ایک کیے ڈالتی ہے کسی عنوان نہین بہلتی ۔ ارے کا کا ! ارے فلان قلی ! جا ئیو بیوی کے لئے یہ چیز لائیو ۔ بیگم صاحب مین ابھی دیکھکر آیا ہون کسی دکان پر نہین ہے ۔ ایسا کیا بازار مین اوڑا پڑ گیا یہ حرامی تکّا ۔ مادر بخطا ۔ کام چور نوالہ حاضر ہین سے بیٹھا بھیگی بلّی بتا رہا ہے ۔ ٹال مٹول کرتا ہے ۔ اری یا قوت اری زمرد تو جا کر جہان سے ملے ابھی ڈھونڈ کے لے کر آ ۔ ایلو یہ موا غارتی کہین سے یہ موٹے موٹے مچھنگر موئے گچکونڈرے اپنے نگلنے اور ٹھوسنے کو اٹھا لایا ۔ یہ تم ہی بیٹھکر ٹھورو ۔ کھانے کو بسم اللہ ۔ کام کو نعوذ باللہ ۔ یہ ہمارے نمک کا اثر ہے ان کی کیا خطا ہے ؟ چلو اب تو نہ روٹھو آؤ مَن جاؤ غصے کو تھوک دو ۔ بہت چوچلے نہ بگھارو ۔ مجھے یہ نکتوڑے نہین بھاتے ۔ آپس مین بیرا کھیری ۔ کسم کُسّا نہین کرتے ۔ ایک توے کی روٹی کیا چھوٹی کیا موٹی ۔ مجھے تو دونون آنکھین برابر ہین تم کیا جنت مین لیجاؤگے

وہ کیا مجھے دوزخ دکھائے گی - چلو نہین منتی نہ منو - جوتی کی نوک سے تم روٹے ہم چھوٹے - ایلو وہ چھوٹی بہن کیا کہہ رہی ہے - ہم بھی چلے کو جلائین گے - نون مرچین لگائین گے -

لواب دو گھڑی دن باقی - یا حضور کی آمد آمد کی خبر ہوئی - وہ جسولنی نے آواز دی - خبردار ہو - سواری آئی - دیکھو بادشاہ کی بھی لال پوشاک ہے - لال ہی رنگے ہوئے ہماکے پرون کے مورچھل ہین - بجھیرد پلٹنون نے سلامی اُتاری - چھوٹی چھوٹی توبین دغنے لگین - سب حوض پر آبیٹھین -

بادشاہ اپنی جہان نما مین آئے - سروقد کھڑے ہو کر سب نے آداب مجرا کیا - دیکھو حوض کے گرد گویا گل لالہ کھل گیا ایلو وہ باغ لوٹنے کا حکم ہوا -

اہا ہا! دیکھنا کیسی بے تحاشا گرتی پڑتی تو مجھ مین تجھ دوڑین کوئی جھپیٹ مین آکر گر پڑی - دیکھو! اناّ دوا کیسی بھیپڑا جلاتی بلبلاتی دوڑین جھٹ جھاڑ پونچھ کے اُٹھا لیا - ایک لوٹا پانی کا اس جائے چھڑک دیا - لاکھون فضیحتے کھڑی کر رہی ہین - تجھ گرانے والی کو جہان اُس کی دائی نے ہاتھ دہوئے قربان کردن - ایسی خرمست ہوگئین - آنکھون پر چربی چھا گئی - ہے ہے یہ کیا اتنا زمانہ آگیا انیٹھ

دبین روڑے اچھلے۔ نہین بی ددا میرے چوٹ ووٹ کہین نہین
لگی۔ تم ناحق اتنے پچھڑ دلاے مچاتی ہو۔ کہیل مین شاہ وگدا برابر
ہے دیکھو ادرختون کو بلا کی طرح جا کر لپٹ گیئن۔ پھل پھول پتون
تک نوچ کھسوٹ ڈالے۔ بیویان جھولی پہیلائے نیچے کھڑی
ہین۔ لونڈیان باندیان اوپر سے توڑ توڑ کر ان کی گودی مین ڈالتی
جاتی ہین۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری دردانہ دلشاد مجھے وہ نارنگی
توڑدے۔ کوئی کہتی ہے اچھی میری اچپل تو مجھے وہ بڑا سا
کھٹا توڑدے۔ مین تجھے ایک روپیہ دون گی۔ ایلو ایک جو آئین
انھین کچھ نہ ملا تو وہ کسی کی گودی کسی کے ہاتھ مین سے اُچک
لے گیئن۔ یہ منہ تکتی کی تکتی رہ گیئن۔ بولی چورون پر ہور پڑے
اپنے کچھ ہاتھ نہ آیا تو خفت اتارنے کو اورون کا لوٹ لیا۔ اب یہہ
سرخرو چونڈا ایمان بھوتڈا سب مین بیٹھکر شیخیان بگھارین گی
ہم بھی لوٹ لائے۔ مین بھی کوسن کوس کے ڈھیر کرون گی آئی
چھریان۔ کٹا دن۔ انتی سار۔ زہر مار ہووے۔

لو اب شام ہوئی۔ دونو وقت ملتے ہین۔ جھٹ پٹا ہو گیا۔
بس صاحبو چلو چاندنے کھیت کیا۔ چاندنی چٹکی۔ چاند کی بہار لوٹو
دیکھو اب حوض اور نہر کی پٹڑیون پر بیٹھین چاندنی منا رہی

ہین - نواڑون مین ہٹیی حوض مین پہر رہی ہین - سفید سفید پہولون
کے کنٹھے گلے مین - کانون مین پہولون کی بالیان - لال لال کپڑون
پر عجب بہار دکہا رہی ہین - کہین ڈہولکی بج رہی ہے - گانا ہو رہا
ہے - کہین دس گہرا بچیسی - قصے - کہانیان - پہیلیان - مکریان
ہو رہی ہین - دس بیس ملکر کہڑی ہو گئین - آؤ بھئی آنکھ مچولی
کہیلین - قطار باندہ کے ایک نے سامنے کہڑے ہو کر کہنا
شروع کیا - اڑنگ بڑنگ طوطی زبر تنگ - مائی جی کا تہان -
کہیلے چوغان ہریا ہر بس یہ نو یہ دس جس کے نام پر دس آ گیا
اُس کو نکالتی گئی - اخیر مین جس کے نام پر دس آیا - وہ چور بنی ایک
بڑی بوڑہی کو بیچ مین دائی بنا کر بٹھا دیا - دائی نے چور کی آنکہین
بہیچین اور سب نے کہا تمہاری گود مین کیا - چور نے کہا مٹر -
اُنہون نے کہا تمہاری آنکہین چٹر پٹر ہو وین جو تم آنکہین کہولو
یہ کہکر کونون کہترون مین جا چہپین - ایک نے آواز دی چور چہوٹے
دائی کی بلا ٹوٹے - دائی نے چور کی آنکہین کہولدین - چور ہکا بکا ادہر
اودہر دیکہتی پہرتی ہے ڈہونڈ بہال کے ایک آدہ کو پکڑا - وہ چہپ
بیٹہ گئی - چور کو کہنے لگی ہٹو بہئی یہ کیا سہی ہے - گاڑی بہر رستہ دو
چور نے رستہ دیا - اور نکل نکل کے بہاگین - چور اُن کے پیچہے دوڑی

کسی نے دوڑ کے دائی کو چھو لیا - اور کہا دائی دائی - تیرے ساتون
بھائی - دوڑنے مین کوئی چور کے ہاتھ لگ گئی - یا ذرا سا چور کا ہاتھ
بھی کسی کو لگ گیا - یا سات دفعہ سے کوئی زیادہ بیٹھی - تو اب یہ چور
بنی اور جو سات دفعہ چور بنی اس کا ایک ہاتھ ٹخنے سے ملا کر آدھے
دوپٹے سے باندھا - آدھا دوپٹہ ہاتھ مین پکڑے سارے مین
لئے کہتی پھرتی ہین - ہارین ساتون لینڈ ہمارین جب اس نے
تھک کر ناچار اقرار کیا - ہان بھئی ہماری - جب اس کی ٹانگ کھولی
سات دن تک اسی طرح روز نئے سج دھج - انوکھے کھیل نرالی
باتین ہوتی رہین -

آٹھوین جمعرات کو پنکھے کی تیاری ہوئی - وہ بھاری بھاری
تلوان نئی نئی ٹکن کے لال لال جوڑے - سونے کے سچے جڑاؤ اور
موتیون کے گہنے پہنے - نک سے سک بناؤ سنگار کئے سارے
شہر کی عورتین امنڈ آئین - باغ گوناگون ہو گیا - دیکھنے والے اش
اش کرتے ہین طوطیان ہاتھ پسارتی ہین -

لو اب چار گھڑی دن باقی رہا چاندنی چوک کے باغ سے
پنکھا اٹھا -

دیکھو ہاتھی پر سونے کا پنکھا نیچے سچے موتیون کی جھالر

اُس مین سچے آویزے - اوپر سونے کا مور - اُس کے پیٹ مین
گلاب کیوڑا بھرا ہوا - پنجون مین سے نکل نکل کے سب کو
معطر کرتا جاتا ہے آگے آگے پھولون کی چھڑیان - نفیری بجتی
ہوئی - ہزارے چھوٹتے ہوئے - سپاہیون کے تمن باجا بجاتے
ہوئے - پیچھے سلاطین اور امیر امرا ہاتھیون پر سوار - دوطرفہ
آدمیون کی بھیڑ بھاڑ - اِس دھوم دھام سے باغ کے دروازے
پر پنکھا پہنچا - سب لوگ باہر ٹھیر گئے سلاطین پنکھا لے کر اندر
آئے - بادشاہ سوار ہوئے - چھوٹی چھوٹی توپین ننّے
گولنداز دہنا دھن چھوڑنے لگے - پچھیرہ پلٹنین سلامی اُتار آگے
ہوئین - اُن کے پیچھے تاشے باجے روشن چوکی والیان - تاشہ
ڈھول - جھانج - طبلہ - نفیری - بجاتی چلین - اُن کے پیچھے سلاطین
پنکھا لئے ہوئے - پنکھے کے پیچھے بادشاہ ہوادار مین سوار
خوجے مورچھل کرتے حبشنیان - ترکنیان - قلماقنیان - اردابیگنیان
ہٹو بچو کرتی - جسولنیان خبردار ی پکارتی - شاہزادے
تخت کا پایہ پکڑے - شاہزادیان - سلاطینون کی بیگماتین
نوکرین - چاکرین - لونڈیان - باندیان - شہر کی عورتین پیچھے ساتھ
ساتھ چلین - اِس وقت کی بہار دیکھو کبھی میٹھی میٹھی پھوار پڑتی ہے

کبھی پھنیاں پھنیاں برسنے لگتا ہے - آسمان پر کالی گھٹا گھنگھور گھمنڈ
رہی ہے - زمین پر دیکھو تو لال گھٹا کس طور امنڈ رہی ہے - ادہر
بادل کی گرج - بجلی کی چمک - ادہر گوٹے کی جھمک - جواہر کی دمک
سے آنکھون مین چکاچوندی آتی ہے - نفیری کی آواز قہر
ڈہاتی ہے - محل مین گلیون مین عورتون کے غٹ کے غٹ (غول کے غول) چلے
آتے ہین - کوٹھون پر ٹھٹ کے ٹھٹ لگے ہوئے ہین کہین
تل دہرنے کو جائے نہین - تھالی پھینکو تو سر ہی پر گرے
جدھر نگاہ اٹھا کر دیکھو - ایک جھمکٹ - پرتہیان سی دکھائی
دیتی ہین اس تجمل اور کروفر سے درگاہ مین شام کو پنکھا
چڑھا کر پھر سب باغ مین آئے - روشنی کی تیاری ہوئی -
حوض کے چوگرد نہر کی پٹریون پر دو رستہ بانسون کے ٹھاٹھرون
مین لال لال کنول - ان مین دغدغے روشن ہوئے چارون
طرف سے آگ سی لگ گئی - نواڑون (چھوٹی کشتیان) مین روشنی جیسے چھلاوے
حوض مین پھر رہے ہین - درختون مین قمقمے جگنو کی طرح چمک
رہے ہین - کہین بادشاہزادی کا سانگ بن رہا ہے -
کہین ناچ رنگ ہو رہا ہے -

رات اسی سیر و تماشے مین گزری - صبح کو سب اپنے اپنے

گھر گئے۔ لو میلہ ہو چکا۔

پھول والون کی سیر

دلّی سے سات کوس جنوب کی طرف مہرولی ایک گاؤن ہے حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کا مزار ہے اس سبب سے یہ گاؤن خواجہ صاحب یا قطب صاحب کرکے مشہور ہے بادشاہون کے بڑے بڑے نامی مکان بنائے ہوئے یہان موجود ہین اور امیرون نے بھی سیر کے واسطے یہان مکان بنائے ہین۔ برسات مین یہان عجب کیفیت ہوتی ہے اکبر شاہ بادشاہ ثانی کو یہان کی آب و ہوا موافق تھی اور سیر بہت پسند تھی۔ اس سبب سے برسات کے موسم مین یہان آکر رہتے تھے۔ جس زمانے مین مرزا جہانگیر اکبر شاہ کے چاہیتے بیٹے نظر بند ہو کے الہ آباد بھیجے گئے تھے تو نواب ممتاز محل اُن کی والدہ نے یہ منت مانی تھی کہ مرزا جہانگیر چھٹ کر آئین گے تو حضرت خواجہ صاحب کے مزار پر پھولون کا چھپر کھٹ اور غلاف بڑی دھوم دہام سے چڑھاؤن گی۔

جب مرزا جہانگیر چھٹ کر آئے تو اُن کی والدہ نے اپنی منّت پوری
کی۔ غلاف اور پھولون کا چھپر کھٹ اور چھپر کھٹ مین پھول والون
نے اپنا ایجاد ایک پھولون کا پنکھا بھی بنا کر ٹنکا دیا تھا۔ حضرت
خواجہ صاحب کے مزار پر چڑھایا اور بہت سا کھانا دانا فقیرون
کو لٹایا۔ بادشاہ کی خوشی کے سبب سے سارے قلعہ کے لوگ
اور شہر کی خلقت جمع ہوگئی۔ گویا ایک بڑا بھاری میلہ ہوگیا
اکبر بادشاہ کو یہ میلہ بہت پسند آیا۔ ہر برس ساون کے
مہینے مین مقرر کر دیا۔ دو سو روپے پھول والون کو پنکھے کی تیاری
اور انعام کے جیب خاص سے ملتے تھے اور ہر برس یہ میلہ ہوتا
تھا۔ بلکہ اب بھی ہوتا ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ دیکھو
مہینون پہلے بادشاہ کے ہان پنکھے کی تیاریان ہو رہی ہین
رنگ برنگ کے جوڑے طرح طرح کے اُن پر مصالحے ٹک رہے
ہین۔ فراش۔ سپاہی اور سب کارخانون کے لوگ خواجہ
صاحب روانہ ہوئے دیوان خاص بادشاہی محل جھاڑ جھوڑ فرش
فروش۔ چلون۔ پردے لگا آراستہ کیا۔

ایک دن پہلے محل کا تانتا سواریان روانہ ہوا۔ خاصگی رتھون مین
توڑے دارین۔ تصرفی مین سب کارخانے والیان نوکرین چاکرین

لونڈیاں باندیاں ہین۔ فوجے سپاہی ساتھ ساتھ چلے جاتے ہین خمہ بان رتھون کے ساتھ ساتھ دیکھو کیسی دوڑتی اور بانگتی جاتی ہین۔

اللہ خیر ین ہی خیر ین رہین گی۔ تیرے من کی مرادین ملین گی ملین گی تجھے حق نے دیا ہے دیا ہے تیرے ٹبوے مین پیسہ دھرا ہے دھرا ہے۔ تجھے موئے نوازے دیجا دیجا دوسرے دن صبح کو بادشاہ سوار ہوئے چڑھی بڑھی بیگماتین اور شاہزادے نالکی اور عماریون مین ساتھ ہوئے۔ شہر کے باہر سواری آئی۔ جلوس ٹھہر گیا۔ سلامی اُتار قلعہ کو رخصت ہوا۔ چھڑی سواری ہوا دار یا سایہ دار تخت یا چھ گھوڑون کی بگھی مین خواجہ صاحب مین داخل ہوئے۔

دیکھو سنہری بگھی اوپر نالکی نما بنگلہ۔ اُوپر چھجہ۔ اُن پر سنہری کلسیان ہین۔ کوچبان لال لال باتات کی کمریان۔ پھندنے دار گردان ٹوپیان کلابتونی کام کی پہنے ہوئے۔ گھوڑون کی پیٹھ پر بیٹھے ہانکتے جاتے ہین۔ آگے آگے سانڈنی سوار۔ پیچھے سوارون کا رسالہ۔ آبدار بھنڈا لیے۔ چوبدار عصا لئے گھوڑون پر سوار بگھی کے ساتھ ساتھ اڑائے جاتے ہین۔ ایلو بادشاہی محل سے لے کر

تالاب اور جھرنہ اور امریون اور ناظر کے باغ تک زنانہ ہوگیا جابجا
سراپنچے کھنچ گئے۔ سپاہی اور خوجون کے پہرے لگ گئے۔ کیا
مقدور غیر مرد کے نام کا پشہ بھی کہین دکھائی دے جائے
محل کی جنگلی ڈیوڑہی سے بادشاہ ہوادار مین اور ملکہ زمانی۔ تمام
جھام مین اور سب ساتھ ساتھ سواری کے جھرنے پر آئے بادشاہ
اور ملکہ زمانی بارہ دری مین بیٹھے۔ اور سب ادہراودہر سیر کرنے
لگین۔ کڑاھیان چڑہگیٔن۔ پکوان ہونے لگے۔ امریون مین جھولے
پڑگئے۔ سودے والیان آبیٹھین۔ دیکھو کوئی حوض اور نہر کی
پٹریون پر ملک ملک پھرتی ہے۔ کوئی کڑانوین پہنے کھڑکھڑ
کرتی ہے۔ کوئی آپس مین ہاتھ پکڑے ٹھمک چال چلی آتی
ہے۔ کوئی امریون مین جھولے پر بیٹھی گاتی ہے۔ جھولا کن ڈالو
ہے امریان۔ باگ اندھیرے تال کنارے۔ مور لاجھنگارے
بادر کارے برسن لاگین بوندین پھنیان پھنیان۔ جھولا کن ڈالو
ہے امریان۔ سب سکھی مل گئین بھول بھلیان۔ بھولی بھولی
ڈولین شوق رنگ سیان۔ جھولا کن ڈالو ہے امریان +
ایلو ایک کھڑی ایک کو ہلسا رہی ہے۔ اے بی زناخی۔ اے
بی دشمن۔ اے بی جان من اچھی چلو پھسلنے پتھر پر سے پھسلین

وہ کہتی ہین بی ہوش ہین آؤ اپنے حواسون سے صدقہ دو۔ اپنی عقل کے ناخون لو۔ کہین کسی کا ہاتھ منہ تڑواؤگی انا دوا سمجھانے لگین واری کہین بیویان بادشاہزادیان بھی پتھرون پر سے پھسلتی ہین۔ لونڈیون باندیون کو پھسلاؤ۔ آپ سیر دیکھو۔ چلو بی ہین تمھارے پہلا سٹرون ہین نہین آتی۔ تم یون ہی پچڑ دلاے کیا کرتی ہو۔ نہین نہین ہم تو آپ ہی پھسلین گے۔ اچھا تم نہین مانتین تو دیکھو مین حضور سے جا کر عرض کرتی ہون۔ دیکھنا کیا کان دبا کے جھٹ چپکی ہو بیٹھین۔

وہ جھوم جھوم بادلون کا آنا اور بجلی کا کوندنا۔ مینھ کی چھم چھم پانی کا شور ہوا کی سایٔن سایٔن کویل کی کوک پپیہے کی آواز۔ مور کی جھنکار گانے کی للکار عجب بہار دکھا رہی ہے۔ پہاڑون پر سبزہ لہلہا رہا ہے رنگین کپڑون سے لالہ نا فرمان کھل رہا ہے۔ مینھ سے رنگ کٹ کٹ کے رنگین پانی بہ رہا ہے۔ آم کا ٹپکا لگ رہا ہے جامنین ٹپا پٹ گر رہی ہین۔ دیکھو کیسی دوڑ دوڑ کے اٹھا رہی ہین۔ لو شام ہوئی۔ جسولنی نے آواز دی خبردار ہو! بادشاہ سوار ہوئے۔ اہلو وہ سب کچھ پھینک پھانک سواری کے ساتھ ہولین۔ نوکرین چاکرین گٹھری مٹھری سینت سنبھال پیچھے ہلو تپو کرتی دوڑین۔

لو اب پندرہ دن تک اسی طرح روز جھرنے اور تالاب اور لاٹھ کا

زنانہ ہوگا۔ اسی سیر تماشے مین گزریگا۔

تین دن سیر کے باقی رہے۔ پھول والون نے بادشاہ کو عرضی دی۔ دو سو روپیہ جیب خاص سے اُن کو پنکھے کی تیاری کا مرحمت ہوا۔ تاریخ ٹھہر گئی۔ شہر مین نفیری بج گئی۔ جھرنے کا زنانہ موقوف ہوا۔

دیکھو اب شہر کی خلقت آنی شروع ہوئی جن کے مکان تھے وہ تو اپنے مکانون مین آدھمکے اور مقدور والون نے سَو سَو دو دو سَو پچاس پچاس روپے کو تین دن کے لیئے کرایہ کو لے لئے۔ غریب غربا کو جہان جائے مل گئی وہین بیچارے اتر پڑے۔ بعضے فاقہ مست لنگوٹی مین مست رہنے والے عین دن کے دن روٹیان گھر سے پکوا۔ کپڑے بغل مین مار پنکھا دیکھنے پہنچے۔ پنکھا درگاہ تک بھی نہ پہنچنے پایا کہ وہ اپنے گھر کو چنپت ہے۔ تو صاحب یہ بھی لہو لگا کر شہیدون مین مل گئے۔ جمعرات کے دن سارے شہر کے امیر و غریب دوکاندار ہزاری بزاری جمع ہو گئے۔ شہر سُن سان ہو گیا۔

یہان کی کیفیت دیکھو کسی مکان مین اُجلے اُجلے فرش۔ زربفتی مسند تکیئے۔ چاندی کے پلنگ۔ یا ناتی پردے۔ نہین نہین چلونین

پھولدار نمگیرے - ہنڈیان - دیوارگیریان - آئینے جھاڑ فانوس
لگے ہوئے ہین - تھئی تھئی ناچ ہورہا ہے - دیگین کھڑک رہی ہین
بریانی - تنجن - قورمہ پک رہا ہے - قہقہے چہچہے اڑرہے ہین کہین
خیمے ایک چوبے دوچوبے پنچوبے - راوٹیان کھڑی ہین - ہین
آپس مین بیٹھے کھلی ٹھٹے مذاق کررہے ہین - ناچ رنگ ہورہا
ہے - پراٹھے - دودھ - پھینیان اڑرہی ہین - کہین پوری
کچوری - لڈو - برفی کی چکھوتیان ہورہی ہین - کوئی دہی بڑون
کے چٹخارے لے رہا ہے - کوئی بیچارہ بیٹھا تندور کی آس
تک رہا ہے - کوئی جھرنے مین دھمادھم کود رہا ہے - کوئی پھسلنے
پتھر پر پھسل رہا ہے - کہین پہلوانون کے کمالے (داون پیچ) ہورہے
ہین - کوئی امریون مین جھولے پر کھڑا پینگ چڑہا رہا ہے - سودے
والے آواز لگارہے ہین - کالی ہی بھونرالی جامنین ہین نون
والی ہی سے نمکین - نون سے بتاشے (جان) لو! پال والا ہی لے لڈو سے
جھرنے کا بتاشا ہی گولر سے (ام) اکیلا ہے مصری کا بھٹے ہین ہری ڈالی
کے - سنگھاڑے ہین تلاؤ کے ہرے ڈودیا - چاٹ ہے (یعنی سچاؤ) نیبو کے رس
کی - دہی بڑے ہین مصالحہ کے - ستے کھرے کٹورے بج رہے ہین
کیا برف کی کھرچن ہے - پانچون کپڑے ہی سرد ہین - کوئی سبیل
(ٹھنڈا پانی)

پکار رہا ہے - پیاسون سبیل ہے مولی کے نام کی - کوئی کہتا ہے
تیرے کر پاس ہے تو دیجا نہین پی جا راہ مولیٰ - ککڑ والے حقہ پلاتے
پھرتے ہین - ہیجڑے دکانون پر چھلا دے مورے ثائین گاتے
اور مانگتے پھرتے ہین - نوٹنگی والے گا رہے ہین ہم پردیسی
پاونے جورین کیو بسرام - بھور بھئے اُٹھ جائین گے سبے تہارو
گام - ہم پردیسی رے کہ جانا ہم پردیسی رے - نذاری کے
تماشے - یہان چہل بٹے ہو رہے ہین - شہدے امیرون
کے مکانون کے نیچے شور مچا رہے ہین - بنوا (فقیرون کا فرقہ) آزاد خمرے (فرقہ)
رسول شاہی چار ابرو کی صفائی کئے ہوئے - اپنی اپنی سدا کہہ
رہے ہین - کچھ راہ خدا دیجا تیرا بھلا ہوگا - بھلا کر بھلا ہوگا
سودا کر نفع ہوگا - غنیمت جان لے بابا جو دم ہے اللہ ہی اللہ
ہے - کیا خوب سودا نقد ہے - اِس ہاتھ دے اِس ہاتھ لے
رام رام کرلے پنچھی - یہ کایا نہین پاوے گا - کنکر چن چن محل بنایا
مورکھ (بیوقوف) کہے گھر میرا رے - نا گھر میرا نا گھر تیرا چڑیون رین بسیرا
رے - رام رام کرلے اچھے بندے یہ کایا نہین پاوے گا - ماٹی (مٹی)
اوڑھنا ماٹی بچھونا ماٹی کا سرہیانا رے - ماٹی کا کلبوت (قالب) بنا
اُس مین کلب (قلب) سمایا رے - رام رام کرلے اچھے بندے یہ کایا

پھر نہین پاوے گا۔ کہین حسینی برہمن چادر بچھائے کھڑے کہہ رہے ہین۔ عزیر وحق تعالے کبریا ہے۔ شرف جس نے پیمبر کو دیا ہے۔

لو اب تیسرا پہر ہوا۔ اُدھر شاہزادون کی سواری۔ ادھر پنکھے کی تیاری ہونے لگی۔ شہر کے رئیس اور امیر و غریب اچھے اچھے رنگ برنگ کے کپڑے پہن کر نئی سج دہج۔ نرالی انوٹ انوکھی وضع سے اپنے اپنے کمرون برآمدون چھجون کوٹھون چبوترون پر ہو بیٹھے۔

ایلو! وہ پہلے آتشباز قلعی گرزر دوزدون کے پنکھے نفیری بجتی ہوئی امیرون کے مکانون کے نیچے ٹھہرتے ٹھیراتے انعام لیتے لواتے چلے آتے ہین۔

اہا ہا! دیکھنا! وہ پھول والون کے پنکھے کس دہوم سے آئے کیا بہار کے پنکھے ہین۔ آگے آگے پھولون کی چھڑیان ہزارے چھوٹتے نفیرے والے کس مزے سے۔ میرا پیا گیا ہے بدیس سو رہے چونری کون رنگادے۔ بیر ساون آیو ری۔ نفیری مین گاتے ٹھٹکتے ٹھٹکاتے روپے رولتے چلے آتے ہین۔ پیچھے شاہزادے ہاتھیون پر سوار۔ آگے سپاہیون

کی قطار تاشہ مرفہ بجاتے ہوئے پیچھے خواصی مین مختار بیٹھے
ہو چہل کرتے ہوئے۔ نقیب چوبدار پکارتے ہوئے۔ صاحب
عالم پناہ چلے آتے ہین۔ اِن کے پیچھے اور امیر امرا کے ہاتھی
چلے آتے ہین دیکھو رستے مین کھوے سے کھوا چھلتا ہے۔
آدمی پر آدمی گرتا ہے۔ کوٹھے چھجے مکان بوجھ کے مارے ٹوٹے
پڑتے ہین۔ وہ میٹھی میٹھی پھوار۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا اور وہ
نفیری کی بھینی بھینی آواز قہر توڑ رہی ہے۔ وہ سہانا سہانا جنگل
اور وہ آدمیون کی بھیڑ بھاڑ کیا گلزار ہو رہا ہے۔ اِس دہوم
دہام سے شام کو بادشاہی محلون کے نیچے پہنچے آئے شاہزادے
ہاتھی پر سے اُتر کے اپنے کمرون پر آ بیٹھے۔ اور سب پیدل
ہو گئے۔ حضور چلونون مین اوپر بیٹھے ہین۔

اب نفیری والون کی سیر دیکھو کیسی جان توڑ توڑ کر
نفیری بجا رہے ہین۔ خوجے اوپر سے چھنا چھن اُن کی
جھولیون مین روپے پھینک رہے ہین۔ انعام لے
لے کر رخصت ہوئے۔ پنکھے درگاہ مین جا کر چڑھا دیے
رات بھر ناچ رنگ کی محفلین ہوئین۔ ڈھولک۔ ستار
طنبورہ۔ طبلہ۔ کھڑکتا رہا۔ صبح کو سونے چاندی کے چھلّے

انگوٹھیان۔ اکے۔ نونگے۔ پوتھون کے پچھے۔ موتیون کے ہار انگوٹھیان۔ شیشون کے ہار۔ اور لال سبز۔ زرد۔ اودے پچرنگے۔ سوت کے ڈورے۔ پنکھیان۔ پراٹھے۔ پنیر۔ کھویا یہان کی سوغاتین لے لواچلنا شروع کیا۔ شام تک سب میلہ بھری ہوگیا۔

بادشاہ ساری برسات یہین گزارین گے۔ سیر و شکار کل سلطنت کے کاروبار سرانجام ہوتے رہین گے۔

دیکھو جو بیگماتین سیر مین نہین آئین اُنھون نے اپنے چھوٹون کو قلاقند۔ موتی پاگ۔ لڈو کی ہنڈیان آٹے سے مُنہ بند کر کے چھٹیان لگا اور بٹوون مین اشرفیان روپے ڈال۔ چوبدارون اور خواصون کے ساتھ بھنگیون مین بھیجین سب نے پانچ پانچ۔ چار چار۔ دو دو روپے چوبدار اور خواصون کو انعام کے دیے۔ اور اُن کے لئے سوغاتین یہان سے بھیجین لو صاحب پھول والون کی سیر ہو چکی۔

بادشاہ کا جنازہ

قدیم سے یہ بات مشہور ہے کہ جو کوئی بادشاہ مرجاتا تھا تو اُس کے مرنیکی

خبر مشہور نہین کرتے تھے ۔ یہ کہدیتے تھے کہ آج گھی کا کپا لنڈہ گیا نہلا دُہلا کفنا کر چپ چپاتے قلعہ کے تلاقی دروازے سے اُس کا جنازہ دفن کرنے بھیجدیتے تھے ۔ نوبت نقارے اُٹھے اور گھڑاہیان چوتھون پرسے اُتار دیتے تھے ۔ سب رسمین خوشی کی موقوف ہوجاتی تھین ۔ دوسرے بادشاہ کے تخت پر بیٹھتے ہی شادیانے بجنے لگے ۔ سلامی کی توپین چلنے لگین ۔ بعضے یہ بھی کہتے ہین کہ بادشاہ کے جنازے کو تخت کے آگے لا کے رکھتے تھے ۔ دوسرا بادشاہ جو کوئی ہوتا تھا اُس کے منہ پر پاؤن رکھکر تخت پر بیٹھتا تھا ۔ اکبر بادشاہ کے وقت سے یہ رسم موقوف ہوگئی تھی ۔

ولیعہد کا جنازہ

دیکھو ناالکی مین جنازے کا صندوق ہے ۔ سر سے پاؤن تک تمامی ناالکی پر پٹی ہوئی ہے ۔ بیٹے پوتے امیر امرا ناالکی کے ساتھ ساتھ منہ پر رومال رکھے ۔ آنکھون سے آنسو زار و قطار بہاتے کس غم کی حالت مین ادب سے چلے جاتے ہین ۔ دیکھنے والون کے دل بھرے آتے ہین ۔ کلیجے منہ کو آتے ہین ۔ آگے آگے خاصے گھوڑے ۔ سپاہیون کے تمن اُلٹی بندوقین کندھون پر رکھے

تاشہ مرفہ اُلٹا گئے پیچھے ہاتھی - ہاتھیون پر شیر مالین - روپے
اٹھنیان - چونیان - دوانیان اور ٹکے خیرات کے رکھے ہوئے
چلے آتے ہین - سارے شہر کی خلقت دیکھنے کو امنڈی چلی آتی
ہے - عورت و مرد بے اختیار ڈاھڑین مار مار کر روتے ہین -
جامع مسجد مین جنازہ آیا - حوض پر جنازے کی نالکی رکھی گئی ہزارون
آدمی جمع ہو گئے - سب نے جنازے کی نماز پڑھی - وہان سے شہر کے
باہر جنازہ آیا - سب جلوس رخصت ہوا خاص خاص لوگ جنازے
کے ساتھ گئے - حضرت خواجہ صاحب کی درگاہ مین جنازہ دفن کیا
شیرمالین - اٹھنیان - چونیان دوانیان اور ٹکے محتاجون کو بانٹے
خادمون کو روپے دیے فاتحہ پڑھی - قبر پر دوشالہ ڈالا - ایک حافظ
قرآن شریف پڑھنے کو - ایک پہرہ حفاظت کو مقرر کر کے سب
رخصت ہوئے - بادشاہ کے ہان سے برداشت اور حاضری
کا معمول مرحمت ہوا -

پھول

دیکھو! دوسرے یا تیسرے دن صبح کو پھولون کی تیاری ہوئی
اچھے سے اچھا کھانا پک رہا ہے - ڈھیر سے الایچی دانے آئے -

سب لوگ جمع ہوئے - ایک ایک سیپارہ قرآن شریف کا
سب نے پڑھ کے سارا قرآن پورا کیا - الایچی دانون کے ایک ایک
دانے پر ملکے ستر ہزار دفعہ کلمہ پڑھا - پھر ختم ہوا قرآن شریف اور
کلمون کا ثواب مرحوم کی ارواح کو بخشا - الایچی دانے سب کو بٹ گئے
بہت سا کھانا اور جوڑہ دوشالہ اللہ کے نام دیا - اپنے اپنے مقدور
کے عزیز داقرباؤن نے حاضری کے روپے دیے - دسترخوان بچھا
سب نے کھانا کھایا - رخصت ہوئے -

اندر محل مین بادشاہ آئے - بہو - بٹیون - داماد - بیٹیون
کو سوگ اتروانے کے دوشالے - بیویون کو رنڈسالے مرحمت
فرمائے - اُس وقت کا کہرام دیکھو - کلیجا پھٹا جاتا ہے - بے اختیار
رونے کو جی چاہتا ہے - ہائے ان کی سب اُمیدین خاک مین مل
گئین - ساری حسرتین دل کی دل ہی مین رہ گئین - حضور بھی
آبدیدہ ہوئے - اور بہت تسلی و تشفی کی - اور فرمایا - اما صبر کرد
صبر کرو - رونے پیٹنے سے کچھ حاصل نہین - تقدیر الٰہی مین کسی
کو دم مارنے کی جا ہئے نہین - صبر کے سوا یہان اور کچھ علاج نہین
نوین دن دسوین کی فاتحہ - انیسوین دن بیسوین کی فاتحہ ہوئی ایک ایک
جوڑا دوشالے سمیت اور بہت سی باقرخانیان اور میٹھے کی طشتریان

اللہ کے نام دین اور دو دو باقرخانیان ایک ایک میٹھے کی طشتری
سب کو نام بنام تقسیم ہوئین۔ آٹھ سات دن پہلے بانس کی کھپچیون
کی کھانچیون مین سات سات طرح کی مٹھائیان طشتریون مین لگا سبے
کے چھپے ہوئے لال جھنی کے کسنے کس تورے پوش ڈال بھینگیون
مین لگا لگا کے چوبدارون کے ہاتھ نام بنام سب کے ہان پہنچین۔ جب
کھانچیان بٹ چکین۔ چالیسوین کی تاریخ مقرر کرکے سفید کاغذ پر رقعے
لکھوا کنبے مین بھیجے۔ میر عمارت کو قبر کی تیاری کا حکم ہوا۔ اُسنے
پہلے قبر کا کڑا کھلوایا۔ گلاب کیوڑے کے شیشے۔ اور عطر اندر ڈالکر
اوپر پکی قبر بنوا۔ اوپر سنگ مرمر کا تعویذ کھڑا فرش لگا کے قبر تیار
کردی۔ انتالیسوین دن رات کو بہت سا کھانا پکا سب کنبے کے
لوگ اکٹھے ہوئے۔ دیکھو جس جائے انتقال ہوا وہان ایک کھانے
کا تورہ۔ اور جوڑہ۔ دوشالہ جانماز۔ تسبیح۔ مسواک۔ کنگھا۔ جوتی
کشتی مین لگا کے اور تانبے کے برتن غوری رکابی۔ طشتری۔ قفلی
بادیہ۔ کٹورہ۔ سفلدان۔ پتیلا۔ پتیلی۔ لگن۔ لگنی۔ سینی۔ چمچہ
کفگیر۔ تھالی۔ سرپوش۔ چلمچی۔ آفتابہ۔ بیندانی وغیرہ رکھے گئے
اور دو لال سبز طوغین سوا من چربی کی سرہانے روشن ہوئین۔
رات بھر رونا پیٹنا رہا۔ صبح کو سب قبر پر آئے۔ کمخابی شامیانہ چاندی

کی چوبون پر قبر کے اوپر کھڑا ہوا - اُس کے گرد پھولون کا چھپرکھٹ بنا - بیچ مین کمخاب کا قبر پوش پھولون کی چادر ڈالی - سرہانے کھانے کا تورہ اور برتن رکھے - لوبان اگر روشن ہوا - جوڑہ قبر کو پہنایا پائنتی جوتی رکھی - زنانہ ہوا - بیگمات آئین خوب روئین پیٹین - باہر ختم ہوا - الائچی دانے ختم کے سب کو بٹے پھر قوالی ہوئی - قوالی کے بعد سب نے کھانا کھایا - اللہ کے نام بٹوایا تیسرے پہر کو پھر ختم ہوا - وہ تورہ جوڑہ برتن وغیرہ سب خادمون کو دئے - اپنے گھر آئے - سہ ماہی چھ ماہی کی فاتحہ وہی دسوین بیسوین کی طرح ہوئین - برسی کی فاتحہ مین تورہ جوڑہ برتن وغیرہ مرنے کی جاے نہین رکھے گئے - اور نہ وہ طوغین روشن ہوئین باقی رسمین چالیسوین کی طرح ہوئین - پہلے سال جو مُردے کی فاتحہ ہوتی ہے اُسے برسی کہتے ہین - اُس کے بعد پھر جو ہر سال برسوین دن فاتحہ ہوگی وہ دلیسہ کہلاتا ہے - بزرگون اور بادشاہون کے دلیسے کو عُرس کہتے ہین -

تقریظ

عالی جناب معلی القاب صاحب عالم و عالمیان شاہزادہ میرزا محمد سلیمان شاہ صاحب گورگانی سرپرست خاندان تیموریہ

مین نے اس کتاب موسوم بہ بزم آخر کو جس مین ہمارے دو آخری بزرگون کا طریق معاشرت لکھا ہے ملاحظہ کیا۔ چونکہ یہہ کتاب ہمارے قدیم متوسل منشی فیض الدین نے جو قلعہ مین پرورش پاکر چھوٹے سے بڑے ہوئے اور نیز صاحب عالم بہادر یعنے حضرت والد مغفور کی خدمت مین ہمیشہ حاضر رہے لکھی ہے۔ اس لئے مین تصدیق کرتا ہون کہ جو کچھہ اس مین لکھا گیا ہے وہ ٹھیک و درست ہے۔ مؤلف نے صاحب مطبع ارمغان دہلی واقع ترکمان دروازہ کی فرمائش سے اس

کتاب کو لکھا اور نہایت دلچسپی کے ساتھ لکھا +۔

دستخط خاص شاہزادہ صاحب موصوف الصدر

صد پارہ دل (یعنی) تذکرہ مشاہیر عالم

مؤلفہ نامور مورخ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت ۱۲ خلیفہ ناصر الدین اللہ۔ زبیر ابن عوام۔ عبداللہ ابن زبیر۔ ابن بطوطہ۔ بقراط۔ مانی۔ جالینوس۔ سائین۔ اعزالدین حسین حاتم طائی۔ والبصی۔ جبلہ بن ایہم۔ محمد بن تومرت المہدی المغربی۔ ابوعثمان سعید بن مسجح۔ سباتائی سیوی۔ دمشق کی جامع بنی امیہ سب کے جدا جدا حالات درج ہین

ایضاً جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانح عمریان درج ہین قیمت ۱۲ دونون جلدون کے یکمشت خریدار کو محصول کی رعایت۔ ابوالاسود دولی۔ احمد بن طولون ابوالضحاک۔ عمرو بن معدی کرب زبیدی۔ نابغہ زبیانی۔ اسکندر اعظم سمسون۔ ابن قراقر شلمغانی۔ الحکم المستنصر۔ محمد ابو عبداللہ الزقیر۔ منذر بن مغیرہ۔ حجاج۔ دمشقی ہوس۔ مسجد ایا صوفیہ۔ مسجد اقصی۔ صلیبی جہاد۔

ازواج النبی صلعم جس مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات کے پورے حالات وسوانح درج ہین اور مخالفین اسلام کے مدلل جواب قیمت ۱۰

المشتہر۔ شیخ نظیر حسین مالک مطبع رحمانی۔ دہلی۔ محلہ گڑھیا بازار جامع مسجد

مخدرات مشاہیر عالم

مؤلفہ مولوی عبدالحلیم صاحب شرر جس مین حسب ذیل نامور اور ممتاز خاتونان ارض کے مشرح و مفصل حالات زندگی جن مین بعض اسلام کے پہلے کی خاتونین ہین اور کچھہ اسلام کے بعد کی لکھے ہین۔ سمی رامس ملکہ بابل۔ ہند بنت نعمان لیلائے اخیلیہ۔ شہدہ کاتبہ۔ زلیخا ملکہ مصر۔ ملکہ سجاح۔ ام سلمہ زوجہ سفاح قطر الندی۔ بلقیس ملکہ سبا۔ اولغا ملکہ روس۔ علیہ بنت مہدی۔ خدیجہ بنت القیم۔ ملکہ استیر اسرائیلہ۔ کتھرائن ملکہ روس اول۔ زبیدہ خاتون ام ہانی مریم۔ قلوپطرا۔ میڈم ڈی اسٹائل۔ ام الخیر رابعہ بصریہ۔ فاطمہ فقیہا ملکہ زبا۔ ام ابان۔ رابعہ شامیہ۔ فاطمہ نیشاپوریہ۔ ملکہ زنوبیہ۔ نوار زوجہ فرزدق مضغہ۔ محنہ۔ زبدہ۔ ہلینہ۔ جون آف آرک۔ ام علی تقیہ۔

ایضاً جلد دوم

جس مین حسب ذیل سوانحعمریان درج ہین۔ وبیدون ملکہ سور۔ پرتھال۔ ایڈلین راخیل۔ ماریہ۔ رولان فلیپون۔ عاتکہ بنت معاویہ۔ تذکار بائی خاتون ازشدیہ فریدہ۔ عفرا۔ عائشہ بنت طلحہ۔ ہاپے شیا۔ خرقا۔ ریا بنت الفریق سلمی جنفیات۔ ظریفہ بنت صفوان۔ ام حکیم بنت قارظ۔